SUN.13.July.2025
VOLUME:20 NO:170
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 13/ جولائی 2025
جلد:20 شمارہ: 170
17/ محرم الحرام 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ہندوستان میں لوگوں کی اوسط عمر تقریباً 70 سال

ایس آر ایس کی رپورٹ میں انکشاف

نئی دہلی: حال ہی میں جاری سیمپل رجسٹریشن سسٹم (ایس آر ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق ہندوستان کے لوگوں کی زندہ رہنے کی اوسط عمر 9.69، یعنی تقریباً 70 سال ہے۔ کیرالہ وہ ریاست ہے جہاں کے لوگوں کی حیات ملک میں سب سے زیادہ ہے، یہاں کے لوگوں کی اوسط عمر 8.74 سال ہے۔ دوسری جانب اتر پردیش وہ ریاست ہے جہاں کے لوگ سب سے کم دنوں تک زندہ رہتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی اوسط عمر 2.67 سال ہے۔ اگر اتر پردیش اور کیرالہ کے علاوہ دیگر ریاست کے لوگوں کی اوسط عمر کی بات کی جائے تو دہلی کے لوگوں کی اوسط عمر 6.74 سال اور ہماچل پردیش کے لوگوں کی اوسط عمر 6.73 سال ہے۔ وہیں پنجاب اور اتراکھنڈ کے لوگوں کی اوسط عمر 8.70 سال ہے۔ گجرات کے لوگ 1.70 سال، راجستھان کے لوگ 9.69 سال، بہار کے لوگ 0.69 سال اور ہریانہ کے لوگ 6.68 سال اوسطاً جیتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ طرز زندگی میں تبدیلی، شہری کاری، ذہنی تناؤ، فضائی آلودگی، شراب اور نشہ کی عادت جیسی وجوہات کی بنا پر ملک کے مختلف ریاستوں کے لوگوں کی اوسط عمر میں اس قدر فرق ہے۔ ساتھ ہی دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات کی کمی، زچگی کے دوران کی پیچیدگیاں اور زچہ بچہ کی شرح اموات بھی تشویشناک ہے۔ لوگوں میں زندہ رہنے کی شرح میں کمی کی ایک وجہ حقہ کا استعمال بھی ہے، جس کا جسم پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسی طرح غریبی، بے روزگاری، کیڑے مار ادویات کا بہت زیادہ استعمال اور غیر متعدی امراض (دل کی بیماری، ذیابیطس، کینسر اور سانس) کا اضافہ بھی شامل ہے۔

یمن میں سزائے موت کا سامنا کر رہی نرس کو بچانے کی اپیل

کے سی وینو گوپال نے وزیر اعظم مودی کو لکھا خط

نئی دہلی: یمن میں سزائے موت کا سامنا کر رہی ہندوستانی نرس نمیشا پریا کی جان بچانے کے لیے کوششوں نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ کانگریس لیڈر اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین کے سی وینو گوپال نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر اس معاملے میں فوری مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ اگر یمن میں مقتول عبدو مہدی کے اہل خانہ بلڈ منی ※ یعنی خون بہا قبول کر لیتے ہیں تو نمیشا کو پھانسی سے بچایا جا سکتا ہے لیکن یمن کی موجودہ خانہ جنگی اور دیگر رکاوٹوں کے سبب بات چیت میں دشواریاں آ رہی ہیں۔ خط میں وینو گوپال نے لکھا ہے کہ کیرالہ کی نرس نمیشا پریا کو 16 جولائی 2025 کو پھانسی دی جانی ہے اور وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ یمن کی حکومت سے سفارتی سطح پر فوری بات چیت کر کے پھانسی کو منسوخ کرانے کی کوشش کریں۔ یاد رہے کہ نمیشا پریا کو 2017 میں اپنے یمنی بزنس پارٹنر عبدو مہدی کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق، نمیشا نے مہدی کو ڈرگس دے کر قتل کیا اور لاش پانی کی ٹنکی میں چھپا دی۔ تاہم، نمیشا کے وکیل کا کہنا ہے کہ مہدی نے اس کے ساتھ جسمانی بدسلوکی کی، پاسپورٹ چھین لیا اور بندوق دکھا کر دھمکیاں دیں۔ انہی حالات میں خود کو بچانے کے لیے نمیشا نے مہدی کو بیہوش کرنے کے لیے انجکشن دیا لیکن وہ اوور ڈوز کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ یمنی عدالت نے نمیشا کو قتل کا مجرم قرار دے کر سزائے موت سنائی ہے لیکن یمن کے قانون کے مطابق اگر مقتول کا خاندان بلڈ منی (دیت) قبول کر لے تو مجرم کو معافی دی جا سکتی ہے۔ اسی امکان کو دیکھتے ہوئے نمیشا کی والدہ اور ایک ایکشن گروپ مسلسل کوشش کر رہے ہیں کہ مہدی کے خاندان کو 10 لاکھ امریکی ڈالر (تقریباً 85 لاکھ روپے) دے کر اس کی جان بچائی جا سکے۔ نمیشا کی ماں کے مطابق وہ کیرالہ میں اپنا سب کچھ بیچ چکی ہیں اور اب کراؤڈ فنڈنگ کے ذریعے رقم جمع کی جا رہی ہے۔ جیسے ہی مہدی کا خاندان رضامند ہوگا، بلڈ منی فوری طور پر ادا کر دی جائے گی۔ یہ معاملہ اب مکمل طور پر مقتول کے اہل خانہ اور یمنی حکام کی رضامندی پر منحصر ہے۔ کے سی وینو گوپال کے مطابق، موجودہ حالات میں صرف ہندوستانی حکومت کی اعلیٰ سطح کی مداخلت ہی نمیشا کی جان بچا سکتی ہے۔ خط میں وزیر اعظم سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ ترجیحی بنیاد پر اس معاملے میں مداخلت کریں اور تمام ممکنہ سفارتی اقدامات اختیار کرتے ہوئے یمنی حکومت سے سزائے موت کو ختم کرانے کی کوشش کریں۔

پٹنہ ہوائی اڈہ کو پھر بم سے اڑانے کی دھمکی، چپے چپے کی لی گئی تلاشی، سکیورٹی ایجنسیاں الرٹ

پٹنہ: یہاں کے ہوائی اڈہ کو ایک بار پھر بم سے اڑانے کی دھمکی ملی ہے۔ ایک مہینے میں یہ دوسرا موقع ہے جب ہوائی اڈہ کو اڑانے کی دھمکی ملی ہے۔ دھمکی کی خبر ملتے ہی افراتفری مچ گئی، جس کے بعد پورے ہوائی اڈہ پر تحفظ کے سخت انتظامات کر دیے گئے۔ اس بار پٹنہ ہوائی اڈہ کے نئے ٹرمنل عمارت سمیت پورے احاطہ کو اڑانے کی دھمکی دی گئی۔ حالانکہ سکیورٹی ایجنسیاں پوری طرح مستعد ہیں اور پٹنہ ہوائی اڈہ کی تمام سرگرمیوں پر نظر بنائے ہوئی ہیں۔ 'پربھات خبر' کی اطلاع کے مطابق ہوائی اڈہ کے ڈائرکٹر کو جمعہ کی رات تقریباً 50:9 بجے ایک میل آیا، اسی میل میں بم سے اڑانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ میل کا ذرائع outlook.compk_nawas بتایا گیا ہے۔ جیسے ہی یہ اطلاع ہوائی اڈہ انتظامیہ کو ملی، بم اسکواڈ اور سلامتی دستوں کو فوراً الرٹ کر دیا گیا اور پٹنہ ہوائی اڈہ کے چپے-چپے کی گہرائی سے تلاشی لی گئی۔ ادھر بم سے پٹنہ ہوائی اڈہ کو اڑانے کی دھمکی ملنے کے بعد بی ٹی اے سی کی میٹنگ دیر رات کی گئی۔

مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں کو دوبارہ نشانہ بنا سکتے ہیں: خامنہ ای

تہران، 12 جولائی۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے امریکہ کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں کو دوبارہ نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے گزشتہ ماہ قطر میں امریکی اڈے کو نشانہ بنائے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ العدید اڈے پر حملہ معمولی واقعہ نہ تھا بلکہ یہ بہت بڑا کارنامہ تھا، ایسا دوبارہ بھی ممکن ہے۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کا کہنا تھا خطے میں امریکی اڈوں تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ گزشتہ روز پنٹاگان نے بھی اس بات کی تصدیق کی تھی۔

صوتی آلودگی سے نمٹنے کے لیے ممبئی میں

1150 مساجد سمیت 1608 مقامات سے لاؤڈ اسپیکر ہٹائے گئے

ممبئی؛ (ایجنسیز) مہاراشٹر میں صوتی آلودگی پر کنٹرول کرنے کے لیے ریاستی حکومت نے مختلف مقامات سے بڑی تعداد میں لاؤڈ اسپیکر کو ہٹانے کا عمل انجام دیا ہے۔ حکومت نے اب تک ریاست بھر میں مجموعی طور پر 3367 لاؤڈ اسپیکر ہٹائے ہیں۔ اس کے متعلق خود مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے اسمبلی میں اطلاع دی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اسمبلی میں کہا کہ "صرف ممبئی میں 1608 لاؤڈ اسپیکر ہٹائے گئے ہیں۔ ان میں 1150 مساجد، 48 مندر، 10 چرچ، 4 گرودوارہ اور 147 دیگر مقامات کے لاؤڈ اسپیکر شامل ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ممبئی پولیس نے باہمی رضامندی سے مذہبی مقامات سے لاؤڈ اسپیکر ہٹائے ہیں۔ اس دوران کوئی مذہبی تنازعہ یا ایف آئی آر نہیں ہوئی۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ ممبئی پولیس نے لاؤڈ اسپیکر ہٹانے میں اچھا کام کیا ہے۔ دیویندر فڑنویس کا کہنا ہے کہ اب مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر نہیں لگائے جائیں گے۔ انہوں نے تنبیہ دی ہے کہ افسران کی اجازت کے بغیر اگر لاؤڈ اسپیکر دوبارہ لگائے گئے، تو پھر مقامی پولیس اسٹیشن کے افسران جوابدہ ہوں گے۔ واضح ہو کہ ریاستی حکومت کا یہ قدم مہاراشٹر میں صوتی آلودگی کو کم کرنے، سپریم کورٹ و ہائی کورٹ کی ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا کہ رات میں 10.00 بجے کے بعد لاؤڈ اسپیکر نہیں بجایا جا سکتا۔ یہ قانون تقریباً 20 سال سے ریاست میں نافذ ہے۔ کچھ خاص تہوار کے لیے عدالت نے چھوٹ دے رکھی ہے۔ اس میں گنپتی تہوار کے 4 دن، نوراتری اور ڈاکٹر صاحب امبیڈکر جینتی پر رات 12.00 بجے تک لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ گجرات میں ساؤنڈ پروف پنڈال تیار کیے گئے ہیں، جس کی وجہ سے وہاں نوراتری میں چھوٹ ملتی ہے۔ ممبئی میں تمام بڑے بڑے ہال میں نوراتری کا تہوار منایا جاتا ہے۔

مرکزی حکومت نے جسٹس ورما کو ہٹانے کے لیے

اراکین پارلیمنٹ کا دستخط لینا شروع کیا، تحریک مواخذہ طے

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے جسٹس یشونت ورما کے خلاف تحریک مواخذہ لانے کے مقصد سے لوک سبھا اراکین کا دستخط لینا شروع کر دیا ہے۔ جسٹس ورما کے گھر سے جلی ہوئی کروڑوں روپے کی نقدی ملنے کے بعد انہیں عہدہ سے ہٹانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، کیونکہ انھوں نے بذات خود استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اب جبکہ اراکین پارلیمنٹ کا دستخط لیا جا رہا ہے، تو یہ طے ہو چکا ہے کہ پارلیمنٹ کے ذیلی ایوان میں ہی جسٹس ورما کے خلاف تحریک مواخذہ پیش کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ لوک سبھا میں تحریک مواخذہ لانے کے لیے 100 اراکین پارلیمنٹ کا دستخط ہونا ضروری ہے۔ ذرائع کے حوالے سے آ رہی خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ کئی اراکین پارلیمنٹ کے دستخط لیے جا چکے ہیں۔ اگر مواخذہ کی یہ تحریک راجیہ سبھا میں لائی جاتی ہے تو پھر 50 اراکین کے دستخط کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے گزشتہ دنوں بتایا تھا کہ تحریک مواخذہ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں آئے گا۔ یہ اجلاس 21 جولائی سے شروع ہو رہی ہے۔ انھوں نے یہ بھی مطلع کیا تھا کہ حکومت اس تجویز پر تعاون کے لیے اپوزیشن پارٹیوں سے بھی بات کر رہی ہے، کیونکہ یہ بدعنوانی سے جڑا معاملہ ہے اور اس لیے اس میں کسی طرح کی سیاست کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ واضح رہے کہ فی الحال الہ آباد ہائی کورٹ میں تعینات جسٹس ورما جب دہلی ہائی کورٹ میں تعینات تھے تو ان کی سرکاری رہائش میں لگی آگ کے دوران پولیس کو بڑی مقدار میں جلی ہوئی نقدی برآمد ہوئی تھی۔ بعد میں سپریم کورٹ کی طرف سے مقرر کمیٹی نے جانچ میں پایا تھا کہ یہ نقدی غلط طریقے سے جمع کی گئی تھی۔ اس کے بعد ہی جسٹس ورما کو واپس الہ آباد ہائی کورٹ بھیج دیا گیا تھا۔

اسرائیل نے غزہ میں قبروں پر بلڈوزر چلا دیئے، لاشیں نکال لیں

غزہ، 12 جولائی (ایجنسیز) انسانیت سوز مظالم ڈھانے والے اسرائیل نے فلسطینیوں کے قبرستان کو بھی نہ بخشا۔ غزہ وزارت اوقاف کے مطابق اسرائیلی افواج نے جنوبی غزہ میں قبرستان مسمار کر دیا۔ اسرائیلی ٹینکوں اور بلڈوزروں نے ترک قبرستان کو روند ڈالا۔ وزارت اوقاف کا کہنا ہے کہ قبریں مسمار کر کے لاشیں نکالی گئیں جو کہ مقدسات کی کھلی پامالی ہے۔ خان یونس کے مغرب میں واقع المواسی کے ترک قبرستان میں اسرائیلی بربریت کی گئی۔ وزارت کا کہنا تھا کہ اسرائیلی فورسز نے مرنے والوں کے تقدس کی صریح خلاف ورزی اور قبرستانوں کے تقدس اور موت کے بعد انسانی وقار پر حملہ کیا اور قبروں کو بلڈوز کر کے اس میں سے انسانی باقیات نکال لی۔ اسرائیلی افواج نے قبرستان کے اطراف بے گھر افراد کے کیمپ بھی منہدم کیے۔ وزارت اوقاف نے بتایا کہ کہ غزہ کے 60 میں سے دو تہائی قبرستان مکمل یا جزوی طور پر تباہ کیے جا چکے ہیں۔

گجرات پُل حادثہ: ریسکیو مہم چوتھے دن بھی جاری،

اوڈودرا: (ایجنسیز) گجرات کے وڈودرا میں مہی ساگر ندی پر بنا پُل منہدم ہونے کے بعد لاپتہ ہوئے شخص کی تلاش میں لگاتار چوتھے دن، یعنی ہفتہ کے روز بھی ریسکیو مہم جاری رہی۔ اس حادثہ میں اب تک 20 لوگوں کی موت ہو چکی ہے اور کچھ لاپتہ اشخاص کی تلاش شدت کے ساتھ جاری ہے۔ جمعہ کے روز ندی سے مزید ایک لاش برآمد ہوئی تھی اور ایک دیگر زخمی شخص کی اسپتال میں علاج کے دوران موت واقع ہو گئی۔ اس طرح مہلوکین کی تعداد بڑھ کر 20 تک پہنچ گئی۔ وڈودرا ضلع مجسٹریٹ انل دھمیلیا نے بتایا کہ ایک شخص اب بھی لاپتہ ہے اور اسے ڈھونڈنے کی کوشش ہفتہ کے روز ایک بار پھر شروع کر دی گئی ہے۔ بدھ کی صبح گمبھیرا گاؤں کے پاس 4 دہائی قدیم پُل کا ایک حصہ منہدم ہو جانے سے کئی گاڑیاں مہی ساگر ندی میں گر گئی تھیں اور ابھی تک سبھی کو ندی سے نکالا نہیں جا سکا ہے۔ یہ پُل آنند اور وڈودرا اضلاع کو جوڑتا ہے۔ بہرحال، ضلع مجسٹریٹ کا کہنا ہے کہ ہفتہ کے روز شروع ہوئی مہم کا ایک ہدف ندی میں گرے مین سلیب کو ہٹانا ہے۔ انھوں نے کہا کہ "مہم کے اگلے مرحلہ (ہفتہ کو) میں ہم مین سلیب کو ہٹانے اور لاپتہ شخص کی تلاش کے لیے ایک تکنیکی ٹیم کی مدد لیں گے۔ ساتھ ہی ندی میں گرے سلفیورک ایسڈ سے لدے ٹینکر کو بہ حفاظت نکالنے کے لیے گجرات آلودگی کنٹرول بورڈ کی مدد لی جائے گی۔" واضح رہے کہ حادثہ سے متعلق ابتدائی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے ایک ریاستی وزیر نے جمعہ کے روز کہا تھا کہ یہ حادثہ پیڈسٹل (بنیادی ستون) اور ایک جوڑ ٹوٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف اور دیگر ایجنسیاں ریسکیو مہم کا حصہ ہیں۔

9 خواتین سمیت 23 انعامی نکسلیوں نے پولیس کے سامنے کی خودسپردگی

رائے پور: (ایجنسیز) چھتیس گڑھ کے سکما میں کئی انعامی نکسلیوں نے پولیس کے سامنے خودسپردگی کر دی ہے۔ اسے نکسل متاثرہ علاقہ میں پولیس اور سکیورٹی فورسز کی پالیسی کی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ کلکٹر الیکس پال مینن کے اغوا میں شامل نکسلی سمیت مجموعی طور پر 23 نکسلیوں نے خودسپردگی کی ہے۔ اپنا راستہ بدلنے والے ماؤنوازوں میں 8 ہارڈ کور انعامی نکسلی شامل ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق خودسپردگی کرنے والے نکسلیوں پر کل 18.1 کروڑ روپے انعام کا اعلان تھا۔ جن نکسلیوں نے اپنی راہ تبدیل کی ہے، ان میں 9 خواتین اور 14 مرد شامل ہیں۔ یہ سبھی ڈی کے ایس زیڈ سی، پی ایل جی اے اور ملیشیا جیسی فعال تنظیموں سے جڑے تھے۔ بازآبادکاری پالیسی اور نیاد نیلانار جیسے منصوبوں سے متاثر ہو کر انھوں نے خودسپردگی کی ہے۔ اس کارروائی میں ضلع پولیس فورس، سی آر پی ایف، ایس ٹی ایف اور کوبرا بٹالین سمیت کئی ایجنسیوں کا بڑا کردار رہا۔ یہ سکما میں امن و ترقی کی سمت میں مزید ایک اہم قدم تصور کیا جا رہا ہے۔ چھتیس گڑھ میں بی جے پی حکومت تشکیل پانے کے بعد اب تک 427 نکسلی مارے گئے ہیں۔ گزشتہ ڈیڑھ سال میں 1428 نکسلیوں نے سرینڈر کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائے نے بتایا کہ اب تک 205 تصادم میں 427 نکسلی ہلاک ہوئے ہیں۔ ان میں 3.25 کروڑ روپے کے انعامی نکسلی بسوراج، ایک کروڑ روپے کے انعامی نکسلی سدھاکر اور کئی ریاستوں میں ایک کروڑ روپے سے زیادہ کا انعامی نکسلی بھاسکر بھی شامل ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بھی اس تعلق سے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں لکھا تھا کہ "حال ہی میں نکسلزم کے خلاف چلائی گئی مہموں میں اہم کردار نبھانے والے افسران سے ملاقات کر ان آپریشنز کی تاریخی کامیابی پر انھیں مبارکباد دی۔ ان مہموں کو اپنی بہادری سے کامیاب بنانے والے جوانوں سے بھی ملاقات کے لیے پُرجوش ہوں اور جلد ہی چھتیس گڑھ آ کر ان سے ملاقات کروں گا۔"

امرتسر کے 'اکال تخت' اور 'تخت شری پٹنہ صاحب' کے درمیان تنازعہ

کسی بڑے مرض کی طرف اشارہ

امرتسر: (ایجنسیز) یہ پرانی کہانی کا محض نیا باب نہیں ہے۔ امرتسر کے 'اکال تخت' اور بہار کے 'تخت شری پٹنہ صاحب' کے درمیان ٹکراؤ کے حالات پہلے بھی کئی بار سامنے آئے ہیں۔ اس بار حالات مختلف اس لیے ہیں کہ گزشتہ کچھ وقت سے لگاتار جتھہ داروں کی تقرری اور انھیں ہٹائے جانے کو لے کر شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی یعنی ایس جی پی سی جس طرح تنازعات میں پھنسی رہی ہے، تازہ ٹکراؤ بھی اسی کی اگلی کڑی بن گیا ہے۔ یہ کسی بڑے مرض کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے۔ تازہ تنازعہ کچھ وقت پہلے اُس وقت شروع ہوا جب 'تخت شری پٹنہ صاحب' کے جتھہ دار گیانی رنجیت سنگھ گوہر کو مالی بے ضابطگیوں کے الزام میں ان کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا۔ گوہر بادل کنبہ کے نزدیکی مانے جاتے ہیں۔ ایس جی پی سی پر بادل فیملی کی گرفت کے سبب پنجاب کے تینوں تختوں کے جتھہ دار ملے اور گوہر کو بحال کر دیا گیا۔ یہ بحالی سکھ پنتھ کے پانچوں تختوں کے درمیان 2008 میں بنے ایک اتفاق کے برعکس تھا۔ اس وقت بھی پٹنہ صاحب اور اکال تخت کے درمیان تنازعہ بہت بڑھ گیا تھا۔ بعد میں بیچ بچاؤ ہوا اور طے کیا گیا کہ پانچوں تخت مقامی مینجمنٹ کے معاملے میں اپنے فیصلے لینے کو آزاد ہوں گے۔ لیکن اگر پنتھ سے جڑا کوئی وسیع مسئلہ آئے گا تو پانچوں تخت مل کر فیصلہ کریں گے، یا پھر اکال تخت کا فیصلہ سب کے لیے قابل قبول ہوگا۔ مقامی مینجمنٹ سے جڑے فیصلے کو پنجاب میں پلٹ دیا جانا 'تخت شری پٹنہ صاحب' کو ناگوار گزرا اور وہاں بھی اس کا بدلہ لینے کی ٹھان لی گئی۔ ایسے معاملوں میں فیصلے کا کام رہت-مریادا پر مستقل عمل کرنے والے پانچ سکھوں کو دیا جاتا ہے، جنھیں 'پنج پیارے' کہا جاتا ہے۔ اس طرح پٹنہ صاحب میں پنج پیارے بیٹھے اور انھوں نے اکال تخت کے کارگزار جتھہ دار کلدیپ سنگھ گڑگج، دمدما صاحب کے ٹیک سنگھ دھلانا کو تو تنکھیا قرار دیا ہی، اکالی دل کے لیڈر سکھبیر سنگھ بادل کو بھی تنکھیا قرار دے دیا۔ اس کے جواب میں پنجاب واقع تینوں تختوں※ اکال تخت، تخت شری کیسر گڑھ صاحب اور دمدما صاحب کے مذہبی قائد بیٹھے اور پٹنہ صاحب میں یہ فیصلہ لینے والوں کو ہی تنکھیا قرار دے دیا۔ جواب میں پٹنہ صاحب کی طرف سے کہا گیا کہ جو لوگ پہلے ہی تنکھیا قرار دیے جا چکے ہیں، انھیں کسی کے بارے میں فیصلہ لینے کا کوئی حق نہیں، اس لیے یہ فیصلہ بے معنی ہے۔ یہ لڑائی کہاں پہنچے گی، یا ثالثی کر کے معاملے کو اس بار بھی ختم کرا دیا جائے گا، یہ ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس معاملے نے سکھ سیاست کے وہ سبھی جھگڑے سطح پر لا دیے ہیں جو اس سال کے شروع سے ہی کافی زور پکڑنے لگے تھے۔ رواں سال مارچ میں ایس جی پی سی نے اچانک ہی اکال تخت کے جتھہ دار گیانی رگھوبیر سنگھ کو ان کے عہدہ سے ہٹا کر ان کی جگہ گیانی کلدیپ سنگھ گڑگج کو کارگزار جتھہ دار بنانے کا اعلان کر دیا تھا۔ اس فیصلے کی کئی تنظیموں نے تنقید کی۔ نہنگ جتھہ بندیوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ وہ نئی تقرری کی مکمل مخالفت کریں گے۔ کوئی رخنہ نہ آئے، اس کے لیے گڑگج کو رات 2.50 بجے ہی عہدہ کا حلف دلوایا گیا۔ تختوں کی اس لڑائی میں انگلی اٹھ رہی ہے ایس جی پی سی پر۔ ایس جی پی سی ہی جتھہ داروں کی تقرری کرتی ہے۔ وہ پنجاب کے سبھی گرودواروں اور پورے ملک کے تاریخی گرودواروں کا انتظام و انصرام دیکھتی ہے۔ پہلے ہریانہ کے گرودواروں کا کام بھی اسی کے ذمہ تھا۔ اب وہاں الگ پربندھک کمیٹی یعنی مینجمنٹ کمیٹی بن گئی ہے۔ ایس جی پی سی کی سیاست پر ہمیشہ سے ہی اکالی دل حاوی رہا ہے۔ لیکن جب اکالی سیاست پوری طرح بادل فیملی کے قبضے میں چلی گئی، تو اس پر بھی بادل فیملی حاوی ہو گیا۔ 1999 میں یہ حالت تب مزید واضح ہو گئی جب ایس جی پی سی کے سربراہ گرچرن سنگھ توہڑا کی پرکاش سنگھ بادل سے نا اتفاقی ہوئی۔ بادل نے توہڑا کی جگہ جاگیر کور کو ایس جی پی سی چیف بنوا دیا۔ توہڑا پھر بادل سے نا اتفاقی ختم کرنے کے بعد ہی اس عہدہ پر لوٹ سکے۔ اب جب اکالی دل تیزی سے اپنے مینڈیٹ سے محروم ہوتا جا رہا ہے، ایس جی پی سی کی سیاسی کشیدگی اور بڑھ گئی ہے۔ کچھ ہی مہینے قبل اکال تخت نے سکھبیر سنگھ بادل کو تنکھیا قرار دیا گیا تھا۔ قصور سے پاک ہونے کے لیے سکھبیر سنگھ بادل نے تخت کے ذریعہ دی گئی سزا کو قبول کیا تھا۔ مانا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ سکھبیر بادل کی گر چکی ساکھ کو پنتھک ووٹرس کے درمیان پھر سے قائم کیا جا سکے۔ کالی دل ہی نہیں، اس وقت ایس جی پی سی خود بھی ساکھ کے بحران سے گزر رہی ہے۔ کبھی ملک کے سب سے جمہوری مذہبی اداروں میں شمار کی جانے والی ایس جی پی سی میں گزشتہ تقریباً ڈیڑھ دہائی سے انتخاب ہی نہیں ہوئے ہیں۔ ایس جی پی سی چیف اور اس کی مجلس عاملہ کا انتخاب ووٹنگ سے ہوتا ہے، جس میں عام سکھ ووٹنگ کرتے ہیں۔ لیکن 2011 کے بعد 2016 میں ہونے والے انتخاب ہوئے ہی نہیں۔ انتخاب نہ ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ 'سہج دھاری سکھوں' سے اس انتخاب میں ووٹ ڈالنے کا حق چھین لیا گیا۔ یہ معاملہ عدالت میں ہے۔ اس کے علاوہ ووٹر لسٹ بنانے جیسے کام نہیں ہوئے ہیں۔ ہریانہ کی کمیٹی الگ بن جانے کے بعد اب نئے سرے سے انتخابی حلقے بھی بنانے ہوں گے۔ یہ کام بھی نہیں ہو سکا ہے۔ سب سے بڑی بات ہے کہ اس کے انتخاب ہو سکیں، یہ فکر بھی کہیں نظر نہیں آ رہی ہے۔

فری...... فری......
ATM کمیٹی ناندیڑ کے زیر اہتمام
بچوں کی تربیت کیسے کریں
PARENTING WORKSHOP
خواتین کیلئے پردے کا اہتمام کیا گیا ہے۔
ہماری اولاد ہماری اُمید.....
والدین کی ذمہ داریاں....؟
اچھے والدین بننے کیلئے کونسی خوبیاں ہونی چاہیے؟
بچوں کی تعلیم و تربیت کیسے کریں؟
بچوں کو اچھا اور سچا انسان بنانے کیلئے والدین کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟
یہ سب جاننے کیلئے پیرینٹنگ ورکشاپ میں شرکت کریں۔
صرف والدین ہی آئیں، بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔
SAEED AHMED
International Motivational Speaker
بتاریخ: ۱۳ جولائی ۲۰۲۵ء بروز اتوار دوپہر ۲ تا ۴ بجے تک
بمقام: فیس فنکشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ، دیگلورناکہ ناندیڑ۔
رجسٹریشن کرنا ضروری ہے۔
DO NOT MISS THIS OPPORTUNITY!!! HURRY UP!!! CONFIRM YOUR SEATS
خطاب عام: قابل اور کامیاب بچوں کی ہمت افزائی پروگرام اسی فنکشن ہال میں بوقت شام ۷ / بجے رکھا گیا ہے۔
طالب علم، والدین، ٹیچر اور تمام عوام الناس سے اس پروگرام میں شرکت کی گذارش
رجسٹریشن کیلئے رابطہ کریں۔
آفس 7249243590
یوسف بھائی 9860425280
اسمٰعیل سر 9175209785
جاوید سر 7798017426
شیخ شکیل بھائی 7888088851
نور سر 9960612486
منجانب: ATM کمیٹی ناندیڑ
آفس ضیار گلی اتوارہ، ناندیڑ۔ Mob. 7249243590

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورق تازہ

2

حالاتِ حاضرہ

दैनिक वरक-ए-ताज़ा

13 July 2025

ہندی-مراٹھی تنازع،سنگھ کی ہندی، ہندو، ہندوستان کی پالیسی نافذ کرنے کی سازش

جاوید جمال الدین

مہاراشٹر میں ہندی زبان پر جاری تنازعہ پر کئی سیاست دانوں نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ان کا موقف ہے کہ زبان کے نام پر غنڈہ گردی کرکے آئین کو پامال کیا جا رہا ہے۔جبکہ ہندی زبان کے نام پر اس طرح کی غنڈہ گردی کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور مجرموں کو جیل بھیج دیا جائے گا اور مہاراشٹر میں مراٹھی ہماری مادری زبان ہے اور اس کا احترام کرنے کی ضرورت ہے، لیکن کسی کو زبان یا صوبے کے نام پر دھمکانے یا حملہ کرنے کا حق نہیں ہے۔ آئین ہر ہندوستانی کو ملک میں کہیں بھی رہنے اور کام کرنے کا حق دیتا ہے، ایسی حرکتیں کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔حالانکہ حقیقت ہے کہ ادھو اور راج ٹھاکرے مراٹھی زبان کے مسئلے پر قریب آ رہے ہیں، جس سے نہ صرف لسانی فخر کی تحریک کو نئی جان ملی بلکہ مہاراشٹر کی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔یہ تنازع اُس وقت پیدا ہوا جب دو جی آر جاری کیے،جس میں ہندی کو اختیاری زبان بنایا گیا ہے۔اس کے خلاف احتجاج کے بعد مہاراشٹر کے اسکولوں میں اول اور پنچم جماعتوں تک ہندی زبان کو متعارف کرانے کے خلاف بڑھتے ہوئے شور کے درمیان، ریاستی کابینہ نے تین زبانوں کی پالیسی کے نفاذ سے متعلق دو جی آر (سرکاری قرارداد) کو واپس لینے کا فیصلہ کیا،لیکن یہ معاملہ تھما نہیں ہے۔ممبئی اور اُس کے اطراف کے مضافاتی علاقوں میں اس کا زیادہ زور دیکھا گیا،خصوصی طور پر میرا روڈ علاقے میں ہنگامی آرائی ہوئی اور ہندی اور مراٹھی واسی آمنے سامنے آگئے۔مراٹھی کے مسئلہ پر شدید احتجاج کے بعد فڑنویس حکومت پیچھے ہٹ گئی،اس کے نتیجے میں ریاستی مقننہ کے مانسون اجلاس کے موقع پر ممبئی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ جی آر واپس لے لیے گئے ہیں اور ماہر تعلیم نریندر جادھو کی سربراہی میں ایک کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کیا ہے تاکہ زبان کی پالیسی پر آگے بڑھنے کا راستہ تجویز کیا جا سکے،جبکہ ڈاکٹر نریندر جادھو کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس پر عمل درآمد کی سفارش کی جائے گی۔فڑنویس حکومت نے 16 اپریل کو ایک جی آر جاری کیا تھا،جس میں انگریزی اور مراٹھی میڈیم اسکولوں میں پڑھنے والے جماعت اوّل اور جماعت پنجم کے طلباء کے لیے ہندی کو لازمی تیسری زبان بنایا گیا تھا۔ ردِعمل کے درمیان، حکومت نے ایک ترمیم شدہ جی آر جاری کیا،جس میں ہندی کو اختیاری زبان بنایا گیا۔وزیر اعلیٰ فڑنویس کے اعلان کے فوراً بعد، راج ٹھاکرے کی قیادت والی مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) اور ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا (یو بی ٹی) نے کہا کہ جی آر کے خلاف 5 جولائی کو ہونے والے احتجاجی مارچ کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔مراٹھی مانو کے اتحاد کے اعزاز میں 5، جولائی کو ایک جشن منایا گیا اور یہ کامیاب ترین ثابت ہوا۔حالانکہ فڑنویس نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے ادھو ٹھاکرے نے ڈاکٹر رگھوناتھ ماشیلکر کمیٹی کی جماعت اوّل اور سے بارہویں جماعت تک تین زبانوں کی پالیسی متعارف کرانے کی سفارشات کو قبول کیا تھا،شیوسینا نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا،انہوں نے ماشیلکر پینل کی تجاویز پر ایک اسٹڈی گروپ مقرر کیا تھا، لیکن اس گروپ نے ایک بھی میٹنگ طلب نہیں کی گئی۔ہندی کو نافذ کیے جانے کے بارے میں یہ سوال اُٹھتا ہے کہ حکومت ہندی زبان کے بارے میں اتنی ضد کیوں کر رہی تھی، اور اس کے لیے حکومت پر کس نے دباؤ ڈالا تھا، یہ ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔جبکہ جادھو کمیٹی کی رپورٹ کو لے کر دوبارہ شک وشکوک پیدا نہ کریں، ورنہ کمیٹی کو مہاراشٹر میں کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔فڑنویس کی حکومت میں شامل این سی پی کے رہنماء اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے وضاحت کی اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ تین زبانوں کے فارمولے کے خلاف احتجاجی مارچ کی ضرورت پیش نہ آئے۔اجیت پوار کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ حکومت میں کسی نے اس جی آر) کی مخالفت کرنے کی ہمت دکھائی ہے، اور ہر کوئی غلام نہیں بن گیا ہے۔واضح رہے کہ 17 جون کو اسکولوں کے لیے تین زبانوں کی پالیسی سے متعلق حکومتی قرارداد کی کاپیاں جنوبی ممبئی میں ایک بھرپور احتجاجی تقریب میں جلا دی گئیں۔ایک وزیر اشوک اویکے کے ہندی کے نفاذ کی مخالفت کرنے والے ریمارکس کو ایم این ایس کی طرف سے غیر متوقع حمایت ملی، جس میں 5 جولائی کے احتجاج سے پہلے اس کے پوسٹروں پر ان کی تصویر اور اقتباس نمایاں تھے۔جنہیں ایم این ایس نے اپنے بینرز پر ریاستی قبائلی ترقی کے وزیر کے اقتباسات دکھائے۔”میں ایک قبائلی گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔میری ماں، جو ناخواندہ تھیں، نے مجھ میں مراٹھی کی قدریں پیدا کیں۔ میں ہندی نہیں جانتا، اور میں ہندی میں بات نہیں کروں گا۔“ہندی کی مخالفت صرف مہاراشٹر میں ہی نہیں ہو رہی ہے بلکہ ملک بھر میں ہندی زبان کو تعلیمی اِداروں میں لازمی طور پر پڑھانے کے معاملے پر احتجاج جاری ہے اور جنوبی ہند میں ہندی تھوپنے کی مخالفت جاتی ہے۔مرکزی وزیر داخلہ سمیت شاہ نے انگریزی کے خلاف بیان دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ مستقبل میں انگریزی داں ہندی کی وجہ سے پشیماں ہوں گے۔دراصل یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ حکومت سنگھ پریوار کی بنیادی پالیسیوں پر عمل پیرا ہے اور حکومت کے وزیر ہی نہیں بلکہ عہدیداران اور عام ورکر بھی رضامند نظر آتے ہیں۔دراصل اس طرح کے اقدامات جمہوریت اور انسانیت کے خلاف ہے۔اس عرصے میں متعدد جمہوری اداروں کو تہس نہس ہر دیا گیا۔ ملک کی تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی کو نافذ کرکے اپنی باتوں اور خیالات کا نفاذ کیا جا رہا ہے۔فرقہ پرستی کے ساتھ ساتھ لسانی عصبیت اور تنگ نظری کا ماحول تیار کرنے کی سازش رچا جا رہی ہے۔مہاراشٹر کی سیاست میں گہری رقابتوں اور بدلتے اتحادوں کی کہانی پرانی ہے۔ایسے میں کچھ ہی واقعات ایسے ہوتے ہیں جو علامتی بھی ہوں اور حیران کن بھی، جیسے کہ حالیہ دنوں میں ادھو اور راج ٹھاکرے کے درمیان قربت میں اضافہ۔یہ نیا اتحاد کس وجہ سے سامنے آیا؟اس کا مرکز ایک ایسا مسئلہ ہے جو پرانا تو ضرور ہے، مگر جذباتی طور پر آج بھی زندہ ہے۔مہاراشٹر کے شہری اور انتظامی شعبوں میں مراٹھی زبان کو نظر انداز کیے جانے کی شکایتیں سامنے آئی ہیں۔کچھ عرصہ قبل مراٹھی زبان کی کم ہوتی اہمیت کے مسئلے نے لسانی تحریک کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔اسی تناظر میں تقریباً دو دہائیوں بعد ٹھاکرے خاندان کے بچھڑے ہوئے رشتوں میں نرمی آئی ہے۔شیوسینا کی بنیاد آنجہانی بال ٹھاکرے نے مراٹھی مانس' یا مراٹھی باشندے کے تصور پر رکھی تھی۔انہوں نے تیزی سے تبدیل ہوتی شہری نظام میں مقامی مراٹھی عوام کے حقوق کے تحفظ کا بیڑہ اٹھایا تھا۔لیکن آج بھی مہاراشٹرین کی آبادی محض تیس فیصد ہی ہے۔راج ٹھاکرے نے 2006 میں شیوسینا سے علیحدگی اختیار کی اور مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) بنائی تھی، اس کے بعد دونوں پارٹیاں ایک ہی ووٹ بینک ،مراٹھی عوام کی حمایت کے لیے مقابلہ کرتی رہیں۔اس کے بعد 2022 میں شیوسینا مزید تقسیم ہوئی، اور ادھو ٹھاکرے کو شیوسینا (یو بی ٹی) کے نام سے الگ گروپ تشکیل دینا پڑا جبکہ روایتی انتخابی نشان ایکناتھ شندے گروپ کو مل گیا۔ ادھو اب بھی بال ٹھاکرے کی سیاسی میراث کے دعوے کی جنگ لڑ رہے ہیں۔شاید یہی وجہ ہے کہ دونوں ٹھاکرے رہنما مراٹھی زبان کے مسئلے پر ہم آواز نظر آئے۔ انداز کیا جا رہا ہے۔حکومت کے فیصلہ کو ادھو ٹھاکرے نے اس اقدام کو مہاراشٹر کی ثقافتی توہین قرار دیا، جبکہ راج ٹھاکرے نے بھی اس کی مذمت کی اور حکومت سے قانون سازی کے ذریعے مراٹھی زبان کو تعلیم، انتظامیہ اور تجارت میں لازم قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ٹھاکرے خاندان کی یہ قربت مہاراشٹر کی سیاست میں خاصا اثر ڈال سکتی ہے۔ دونوں جماعتوں کی اپیل ایک جیسے طبقے،شہری اور غیر مراٹھی عوام، میں ہے جو خود کو ثقافتی طور پر نظرانداز محسوس کرتے ہیں۔اگر دونوں رہنما کم ازکم انتخابی دشمنی ترک کردیں اور نرم رویہ اختیار کریں، تو مراٹھی ووٹ بینک کی تقسیم روکی جاسکتی ہے۔اس سے بی جے پی، شندے کی شیوسینا، اور اجیت پوار کی این سی پی کو بڑا سیاسی چیلنج درپیش ہوگا۔اگر زبان کی سیاست کے حوالے سے دونوں رہنما متحد ہوتے ہیں تو یہ نہ صرف مہاراشٹر میں بی جے پی مخالف جذبات کو تقویت دے گا بلکہ دیگر ریاستوں جیسے تمل ناڈو، کرناٹک، اور بنگال میں بھی علاقائی زبانوں کے تحفظ کے حامیوں کے لیے حوصلہ افزا پیغام ہوگا۔تاہم، یہ اتحاد صرف دکھاوے کا نہ ہو، تو راہ میں کئی رکاوٹیں بھی ہیں۔ ادھو اور راج دونوں اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں۔ راج کا انداز جارحانہ ہے، جبکہ ادھو نسبتاً نرم گو ہیں۔پھر دونوں کی جماعتیں ایک ہی ووٹ بینک کو متوجہ کرتی ہیں، جس کی وجہ سے باقاعدہ اتحاد سیاسی طور پر مشکل ہو سکتا ہے۔ ایک طاقتور منظر، خواہ وقتی ہی کیوں نہ ہو، دونوں رہنما ایک اسٹیج پر، ایک زبان میں، ایک مسئلے پر ساتھ کھڑے ہو گئے ہیں۔ممبئی میں 1966 میں شیو سینا کی بنیاد رکھی تھی تاکہ ممبئی اور مہاراشٹر میں بال ٹھاکرے نے مقامی مراٹھی باشندوں کے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔مگر حقیقت یہ ہے کہ ہیڈگیوار اور گولوالکر کی پالیسیوں کو بھی نافذ کرنے کا منصوبہ ہے، جو کہ متحد ہندوستان یعنی ہندو، ہندی، ہندوستان کی پالیسی پر منحصر ہے جو کہ علاقائیت کو ختم کرنے ایک مذہب، ایک زبان اور ایک معاشرے کے حق میں ہے۔ادھو اور راج کی قربت اس کو کس حد تک روک پائے گی، اب یہی دیکھنا ہے۔

javedjamaluddin@gmail.com

9867647741

ادئے پور فائلز جیسی فلمیں فن اور تخلیق کے نام پر دانشورانہ غنڈہ گردی ہے

از-ایڈوکیٹ شاھد ندیم

(قانونی مشیر جمعیۃ علماء ہند)

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کی جانب سے اُدئے پور فائلز نامی ہندی فلم کی نمائش روکنے کے لیئے دہلی ہائی کورٹ میں داخل کی گئی پٹیشن پر لگاتار دو روز تک سماعت عمل میں آئی جس کے بعد عدالت نے فلم کی ریلیز یعنی کے نمائش پر عبوری روک لگادی، دہلی ہائی کورٹ کی اس مداخلت سے فلم کے پروڈیوسر اور ڈسٹری بیوٹرس کو کروڑوں کا نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔اس فلم کا ٹریلر منظر عام پر آنے کے بعد ہی سے انصاف پسند عوام بالخصوص مسلمانوں میں بے چینی بڑھ گئی تھی۔فلم کے ٹریلر میں جو دکھایا گیا تھا وہ محض ایک ٹریلر ہی تھا۔دہلی ہائی کورٹ کے حکم پر سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل اور ان کے معاون وکلاء نے دو گھنٹے کی اس فلم کو دیکھا اور فلم میں دکھائے گئے ایک ایک منظر کو نوٹ کیا اور پھر دوران بحث عدالت میں اسے پیش کیا۔ایک جانب جہاں چیف جسٹس آف دہلی ہائی کورٹ جسٹس دیوندر کمار اپادھیائے اور جسٹس تشار راؤ نے فلم پروڈیوسر اور مرکزی سرکار کی نمائندگی کرنے والے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا کے دلائل سے اتفاق نہیں کیا وہیں دوسری جانب ایسی واہیات فلم اور اس کے ٹریلر کو سند جاری کرنے پر ان کی سرزنش بھی کی۔دوران سماعت فلم کے پروڈیوسر نے یہ قبول کیا کہ انہوں فلم کا ٹریلر سینسر بورڈ سے اجازت حاصل کیئے بغیر ہی ریلیز کردیا حالانکہ ٹریلر ریلیز ہونے کے بعد بورڈ کی جانب سے انہیں شوکاز نوٹس جاری کیا۔ عدالت نے اے ایس جی سے یہ بھی سوال کیا کہ انہوں نے شوکاز نوٹس پر کیا کارروائی کی؟ گذشتہ ایک دہائی سے ہندوستان میں اقلیتی طبقہ بالخصوص مسلمانوں کے خلاف نفرت آمیز فلمیں بنانے کا رجحان چل پڑا ہے، کشمیر فائلز کی کامیابی کے بعد کیرالا فائلز فلم بنی اور اب ادئے پور فائلز۔ کیرالا فائلز فلم کی نمائش روکنے کے لیئے بھی جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ اور کیرالا ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔کیرالا فائلز فلم ریلیز تو ہوئی تھی لیکن فلم کے ڈائرکٹر اور پروڈیوسر کو فلم سے متنازعہ مناظر ہٹانے پڑے تھے اور انہیں فلم کے شروعات میں ایک بڑا اعلان (ڈسکلیمر) دینا پڑا کہ یہ فلم کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔کیرالا فائلز فلم میں کیرالا سے ہجرت کر کے داعش نامی تنظیم میں شمولیت اختیار کرنے والی لڑکیوں کی تعداد جو ہزاروں میں بتائی گئی تھی اسے بھی کٹ کردیا گیا تھا۔ہمارے یہاں فلموں کو سینسر کرنے والے بورڈ میں اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جو لیبرل خیالات رکھتے ہیں اور انہیں دوسرے مذاہب اور تاریخی واقعات کی جانکاری نہیں ہوتی ہے ورنہ ادئے پور فائلز نامی فلم کو سرٹیفکٹ جاری نہیں کیا جاتا۔ادئے پور فائلز میں دارالعلوم دیو بند اور مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کی گئی، سینسر بورڈ کے ممبران کو اگر دارالعلوم دیو بند کی تاریخ اور مسلمانوں کے درمیان اس کی عظمت معلوم ہوتی تو وہ فلم کو اجازت نامہ دینے سے قبل سو بار سوچتے اور دارالعلوم دیو بند اور اس کے علماء کرام سے رابطہ کرتے لیکن انہوں نے فلم کو آزادی اظہار رائے کے نام پر ریلیز ہونے کی اجازت دے دی۔ دہلی ہائی کورٹ میں دوران بحث سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے قانونی پہلوؤں پر ایک تاریخی بحث کی کیونکہ ایسا شاذونادر ہی ہوتا کہ عدالت کسی فلم کی نمائش کو نمائش سے محض چند گھنٹے قبل روک دے۔کپل سبل کی بحث کے بعد عدالت نے مولانا ارشد مدنی کو اس فلم کی نمائش کے خلاف مرکزی سرکار کے ادارے منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ سے رجوع ہونے کا حکم دیا۔عدالت نے اپنے فیصلے میں مزید کہا کہ مولانا ارشد مدنی کی عرضداشت کی سماعت مکمل ہونے تک فلم کی ریلیز پر پابندی رہے گی۔ دہلی ہائی کورٹ میں حتمی سماعت سے قبل دائے پور فائلز فلم کی خصوصی نمائش وکلاء کے لیئے کی گئی تھی۔فلم دیکھنے کے بعد وکلاء کا کہنا تھا کہ یہ فلم ریلیز ہونے کے قابل ہی نہیں ہے، اس فلم میں ہندوستانی مسلمانوں کو نا صرف بدنام کیا گیا ہے بلکہ ان کے تعلقات پڑوسی ملک پاکستان سے بھی بتائے گئے ہیں۔فلم کے ٹریلر اور فلم سے 55 / متنازعہ سین کٹ کیئے جانے کے باوجود فلم سے نفرت کی بو آتی ہے، 55 / سین اور گیارہ منٹ کا مواد کٹ کرنے کے بعد بھی اگر فلم ریلیز ہوئی تو اس ملک میں تشدد بھڑکنے کے اندیشے کی بات عدالت کو بتائی گئی، یہ بات بھی عیاں ہے کہ ایسی فلمیں بنانے کا مقصد ایک مخصوص مذہبی طبقہ کو منفی اور متعصّبانہ انداز میں پیش کرنا ہے جو اس طبقہ کے افراد کے وقار کے ساتھ جینے کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے، مکمل فلم ہی ایک سماج کے خلاف بنائی گئی ہے۔اس پورے اپی سوڈ کی سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ فلم کا ٹریلر منظر عام پر آنے اور جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی جانب سے دہلی ہائیکورٹ اور بامبے ہائیکورٹ میں پٹیشن داخل کیئے جانے کے بعد سینسر بورڈ نے فلم پروڈیوسر کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا تھا لیکن اس پر کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی حالانکہ فلم کے پروڈیوسر نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا تھا کہ اس نے بغیر سرٹیفکٹ کے فلم کا ٹریلر جاری کردیا۔ ہائی کورٹ میں سماعت سے قبل ہی فلم کے پروڈیوسر نے فلم کے ٹریلر سے چار متنازعہ سین ہٹادئے اور اپنی غلطی کا اعتراف بھی کرلیا۔ جمعیۃ علماء ہند اگر بروقت دہلی اور بامبے ہائی کورٹ سے رجوع نہیں ہوتی تو یہ فلم ابتک ریلیز ہوکر ہندوستان میں نفرت کا ماحول گرم کرچکی ہوتی۔ اگر فلم میں قابل اعتراض کچھ نہیں تھا تو پھر فلم کا نام گیان واپی فائلز سے ادئے پور فائلز اور نپور شرما سے نیوتن شرما کیوں کیا گیا؟ دوران سماعت جب فلم کے پروڈیوسر کے وکیل کو یہ لگنے لگا کہ عدالت ان کے دلائل سے مطمئین نہیں لگ رہی اور فلم کی نمائش پر روک لگ سکتی ہے تو انہوں نے عدالت سے کہا کہ فلم 18 / ہزار سینما گھروں میں نمائش کے لیئے پہنچ چکی ہے اور فلم دیکھنے کے لیئے ایک لاکھ سے زائد ٹکٹ فروخت ہوچکے ہیں جس پر چیف جسٹس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ بھی ایک وجہ ہوسکتی ہے کہ اس فلم کی نمائش کو روکا جائے۔ چیف جسٹس کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ ایسی نفرت آمیز فلم کو عوام کے درمیان جانے سے روکنا ضروری ہے۔ دوران بحث مرکزی سرکار کے وکیل نے فلم کی نمائش کی حمایت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا اور کہا کہ یہ فلم کسی سماج کے خلاف نہیں ہے بلکہ کرائم کے خلاف ہے۔ مرکزی سرکار کا دوہرا معیار بھی عدالت کے سامنے آگیا، ایک جانب جہاں وہ شوکاز نوٹس جاری کرتے ہیں وہی دوسری جانب انہیں فلم کی ریلیز پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چیف جسٹس آف دہلی ہائی کورٹ نے اس بات کو اپنے فیصلے میں نوٹ کیا ہے۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا نے دہلی ہائی کورٹ کو پٹیشن پر سماعت کرنے سے روکنے یہ کہتے ہوئے کوشش کی کہ سپریم کورٹ نے اس فلم کی نمائش کی اجازت دے دی ہے حالانکہ بعد میں یہ واضح ہوا کہ سپریم کورٹ نے ایسی کوئی اجازت نہیں دی ہے بلکہ سپریم کورٹ نے اس فلم کی نمائش کے خلاف داخل پٹیشن پر جلد سماعت کرنے سے انکار کردیا۔ سپریم کورٹ نے صحافی امریش دیوگن کے مقدمہ میں فری اسپیچ اور ہیٹ اسپیچ میں فرق واضح کیا ہے۔ انڈین ایکسپریس میں فلم کے پروڈیوسر امیت جانی پر ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ فلم کے پروڈیوسر نے ماضی میں بھی ایسی نفرت آمیز فلمیں بنائی تھیں جس سے سماج میں انتشار پیدا ہوا تھا، سال 2012 / میں امیت جانی نے اس کی تنظیم کے ساتھ یو پی کی سابق وزیر اعلی مایاوتی کا مجسمہ توڑ دیا تھا۔ کشمیر فائلز، کیرالا فائلز، ادئے پور فائلز جیسی فلمیں آرٹ نہیں ہوسکتی ہیں بلکہ یہ آرٹ اور تخلیق کے نام پر غنڈہ گردی ہے۔ ٹیلر کنہیا لال کے قتل پر بنائی گئی فلم ”اُدئے پور فائلز“ کے ٹریلر میں نبی کریم ﷺ اور ان کے ازواج مطہرات کے خلاف نازیبا کلمات اور تبصرے کئے گئے ہیں۔ اس فلم میں دارالعلوم دیو بند کو انتہا پسندی کا محور بتایا گیا ہے اور دیو بند کے علماء کے خلاف بدترین زہر افشانی کی گئی ہے۔ فلم میں گیان واپی مسجد جیسے زیر التواء مقدمہ کے تعلق سے بھی دکھایا گیا ہے۔ فلم پروڈیوسر نے اظہار رائے کے حق کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے فلم میں قابل اعتراض مناظر کو دکھایا ہے، جس سے اسلام، مسلمان، اور دیو بند کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ فلم میں انتہائی گھٹیا اور نفرت آمیز مکالمے لکھے گئے ہیں، فلم کا ٹریلر دیکھ کر مسلم دشمنی ظاہر ہوتی ہے۔ دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد اب مرکزی سرکار کو مولانا ارشد مدنی کی نظر ثانی کی پٹیشن پر سماعت کرنے کے بعد تفصیلی فیصلہ صادر کرنا ہوگا۔ نظر ثانی کی عرضداشت پر اگر سینسر بورڈ فلم پروڈیوسر کے حق میں فیصلہ کرتی ہے تو یہ معاملہ ایک بار پھر ہائی کورٹ جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسی درمیان فلم پروڈیوسر دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کردے لیکن یہ تو طے ہوچکا ہے کہ فلم اب قانونی داؤ پیچ میں پھنس چکی ہے، ممکن ہے کہ اس قانونی داؤ پیچ کی وجہ سے مستقبل میں اس طرح کی نفرت آمیز فلم بنانے والے احتیاط کریں گے۔ انصاف پسند عوام کو ایسی فلمیں یا ٹریلر منظر عام پر آتے ہی اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ ہوسکتا ہر مرتبہ کامیابی نا ملے لیکن فلم سے جڑے لوگوں کو بہرحال پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ فائنانسر کا پیسہ داؤ پر لگ جاتا ہے۔

ہندوستانی فلموں کا کانسیپٹ اور ”فلم ادائے پور فائلز“

ازقلم: مفتی محمد سلمان قاسمی محبوب نگر

خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

انسانی خیالات بننے بگڑنے میں مشاہدہ بڑا اثر دار ہے انسان جو چیزیں پڑھتا ہے اس کے بارے میں تردد ہوسکتا ہے کہ یہ امرِ واقعی ہے یا نہیں، اسی طرح سنی ہوئی باتوں کے متعلق خلجان ہوسکتا ہے کہ یہ ہوائی باتیں اور رومز ہوں، مگر جن چیزوں کو انسان بہ چشم خود دیکھتا ہے اور جو باتیں اس کے پردۂ نظر سے ٹکراتی ہیں وہ اس کا نظریہ اور اعتقاد بن جاتی ہیں، اور ان کے سچ و برحق ہونے کا وہ یقین کرنے لگتا ہے، فلم بینی اس وقت ایک روگ اور فیشن بن چکا ہے، بیشتر لوگ ہفتہ واری تفریح کے لیے مع عائلہ سینما ہال کا رخ کرتے ہیں، تو اہل باطل کے ذہنوں میں یہ خیال پنپا کے انہی فلموں، ڈراموں کے ذریعے لوگوں کی آئیڈیالوجی تبدیل کی جائے، چنانچہ عشق ومحبت کی داستانیں، رومانوی فلمیں اور ہم جنس پرستی کو فروغ دینے والے ڈرامے وغیرہ بنا بنا کر نسل انسانی اور نوجوانوں کے افکار کو پراگندہ کیا جانے لگا، پھر رفتہ رفتہ اپنے اندرون مخفی اسلام دشمنی کے تناظر میں وہ اپنے فلموں اور ڈراموں میں اسلام مخالف مدعوں کو بڑے شدومد کے ساتھ پیش کرنے لگے اور ایسی فلموں کو منظر عام پر لانا شروع کیا جس سے عالمی پیمانے پر اسلام کی بدنامی ہو اور لوگوں کے ذہنوں میں عمومی طور پر اسلام کے تعلق سے منفی تاثرات قائم ہوجائیں؛ یہ مرض کئی صدیوں تک ہالی وڈ (یورپی) فلموں تک محدود رہا اور ہندوستانی فلمیں عشق و محبت کی کہانیاں، سیاسی شعور بیداری اور سماجی پیغامات اور باہمی میل ملاپ اور خاندانی تعلقات کی بحالی وغیرہ پر مبنی ہوا کرتی تھیں لیکن تقریباً ایک دہائی قبل سے بلکہ زعفرانی جماعت کی پشت پناہ پارٹی BJP کے وزارت عظمٰی پر براجمان ہونے کے بعد ملک بھر میں ہندو مسلم کشاکشی زوروں پر ہوگئی تو اس کے زہریلے اثرات فلم سازوں اور ہدایت کاروں کے اذہان پر بھی حاوی ہوگئے، اور انہوں نے بھی ایسی فلموں کو تشکیل دینا شروع کیا جس سے ملکی امان کی پامالی اور انتشار میں اضافہ ہو، اور اندر ہی اندر ان اسٹوری نگاروں اور ہدایت کاروں کو رائٹ ونگ ذہنیت کے لوگ اور برسر اقتدار پارٹی کے قائدین اور خود وزیر اعظم کی جانب سے خوب ستائش حاصل ہوئی نیز ان کو بیک سپورٹ اور ہمت وتقویت فراہم کی گئی، اور ان فلموں کو سینما گھروں میں چلا کر باکس آفس کلیکشن بھی بڑھانے کی کوشش کی گئی غرض ان تمام کا مقصد محض ہندوستانیوں کے ذہن میں مسلمانوں کے تعلق سے نفرت کا بیج بونا اور مذہبیت کی بنا پر ہندوؤں کو متحد کر کے ہندو راشٹر کی تشکیل ہے، عمومی طور پر آج جو فلمیں بن رہی ہیں ان کے گنے چنے کانسپٹ ہیں، ایک فلموں میں مسلمانوں کو دہشت گرد، غدار، اور امن عالم کا دشمن اور تمام فسادات کا ضامن قرار دیا جائے چنانچہ فلم سازوں نے اس کے لیے پڑوسی ملک اور ہندوستان کے مابین کشیدگی کا سہارا لے کر Uri the Kabul express,Baby, Article 15,surgical strike وغیرہ جیسی متعدد فلمیں بنا کر ریلیز کیں جن میں ہندو پاک کے درمیان کی جنگوں جھڑپوں کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کے بابت ہندوؤں کے جذبات کو ابھارا گیا، دوسرے ہندوستان میں ایک طویل عرصے تک مسلم بادشاہوں کا راج رہا، چونکہ وہ اپنے دور حکومت میں اسلامی حدود وقیود کے پابند تھے، ان کو احساسِ منصب کے ساتھ خلق خدا کے متعلق خدا کے حضور جواب دہی کی فکر بھی دامن گیر تھی تو اس لیے انہوں نے بڑی عدل گستری وانصاف پروری کے ساتھ ملک کے زمامِ اقتدار کو سنبھالا اور تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مساویانہ رویہ اختیار کیا، لیکن اس تاریخ کو علی حالہ باقی رکھتے ہوئے ہندو راشٹر یا اکھنڈ بھارت کا خواب شرمندہ تعبیر ہونا ممکن نہ تھا تو انہوں نے مسلم بادشاہوں کی زندگیوں کو اپنی فلموں کا کانسپٹ بنایا جس میں ان کی حقیقی تاریخ کو مکمل مسخ کر کے من گھڑت قصوں کو وقائع اور حقائق باور کرانے کی کوشش کی گئی، چنانچہ Razakar,Chava , the pride of India,Padmavat, bhuj,panipat , Shivaji Maharaj Takht,Samrath prithvi raj وغیرہ فلمیں سامنے آئیں جن میں ہندوستانی مسلم فرمان رواؤں مثلا سلطان محمود غزنوی، علاء الدین خلجی، اورنگزیب عالمگیر اور دیگر مغل شاہوں کی کردار کشی کی گئی اور ان کو کہیں ظالم کہیں عاشق کہیں بزدل اور کہیں ہندوؤں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرنے والا بتایا گیا، تیسرے اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانے کے لیے Ham 2,hooren Lipstick under my burqa,72 Hamare 12 اور اور اس جیسی فلمیں منظر عام پر لائی گئیں تاکہ اسلامی تعلیمات اور اسلامی تمدن سے لوگوں کو چڑھ پیدا ہوجائے، پھر ان فلموں کو سیاسی رنگ دینے اور عین الیکشن کے وقت مسلمانوں کے خلاف غیض وغضب کو برانگیختہ کرنے کے لیے ملک میں پیش آمدہ دنگوں کو مسلمانوں پر تھوپنے کی کوشش کی گئی اور تاہنوز یہ سلسلہ جاری ہے، چنانچہ حال ہی میں کچھ واقعات کو اس طرح فلمایا گیا کہ انتہا پسند لوگوں کے علاوہ سنجیدہ ہندو عوام بھی لفظ مسلم سن کر دانت پیسنے لگے چنانچہ مدھیہ پردیش اور بنگال الیکشن کے بالکل قریب The Kashmir Files کو ریلیز کیا گیا جس میں ایک طرفہ کہانی دسیوں جھوٹ شامل کر کے دکھائی گئی کہ مسلمانوں نے کشمیری پنڈتوں کا قتل عام کیا جب کہ جو مظالم کشمیری مسلمانوں نے جھیلے ہیں اور ابھی تک جھیل رہے ہیں اس کی جھلک تک نہیں بتلائی گئی، پھر کرناٹک الیکشن کے عین وقت The Kerala story کے نام سے ایک فلم ریلیز ہوئی جس میں یہ بتایا گیا کہ مسلمان ہندو لڑکیوں کو اغوا کرنے کے بعد ان کا برین واش کر رہے ہیں اور ان کو جبراً مسلمان بنا کر تقریباً 40 ہزار کی تعداد میں ہندو لڑکیوں کو عراق وشام اور افغانستان کی جہادی تنظیم میں شمولیت پر مجبور کیا گیا حالانکہ حقیقی واقعہ صرف تین یا چار لڑکیوں کا ہے جن میں ہندو لڑکی صرف ایک تھی لیکن اس طرح کے مظالم جھیلنے والی لڑکیوں کی تعداد 40 ہزار بتا کر مسلمانوں کے متعلق غنڈہ گردی، جبری اسلام کی تبلیغ اور دہشت گردانہ ذہنیت کا زہریلا تاثر لوگوں کے ذہنوں میں ڈالنے کی نامشکور سعی کی گئی۔ یہ آج کل کے ہندوستانی فلموں کا مختصر سا پس منظر ہے جس کو سیاسی رنگ دے کر ہندو مسلم کھیل کھیلا جا رہا ہے اور اقلیتوں اور اکثری طبقے کے بین خلیج کو طول دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ابھی 2025 کے درمیان میں بہار الیکشن منعقد ہونے والا ہے، اور بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار جو سیکولرازم کا جھوٹا ناٹک کرتے ہیں اور ان کا مکھوٹا اور اصلی چہرہ وقف ترمیمی بل کی حمایت کے ذریعے بہت اچھی طرح سامنے آچکا ہے تو بھاجپا کو بہار میں اپنی کرسی بچانا نیز حکومت کی ناکامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ کامیابی مشکل نظر آ رہا ہے، بہار جو پسماندگی میں ضرب المثل ہے اور فی الحال اتر پردیش کے بعد کرائم ریٹ بھی صوبہ بہار کا ملک میں نمایاں نظر آ رہا ہے تو اس تناظر میں کوئی ایسی چال چلنی چاہیے جس سے پھر ہندو مذہبیت و مسلم نفرت کی آڑ میں متحد ہوں اور بھاجپا کو ووٹ دے کر جتا دیں، اس لیے کہ نتیش کمار کا اصلی چہرہ واضح ہونے کے بعد سیکولر ووٹوں کا ملنا بہ ظاہر مشکل ہے تو ایک واقعہ جو ادے پور میں پیش آیا اس کو بنیاد بنا کر ایک اور پروپگنڈا فلم ”Udaipur Files“ بنائی گئی ہے جو آج کل میں ریلیز ہونے کو ہے، (اللہ پاک کی مدد سے ہمارے علماء وقائدین کی کوشش کامیاب ہو اور یہ فلم کسی طرح ریلیز نہ ہونے پائے) فلم جس واقعہ پر مبنی ہے اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ ادے پور کا ایک درزی کنہیا لال کمار نے خبیث ترین عورت نوپور شرما کے سید الکائنات محبوب رب العالمین سرکار دو عالم ﷺ اور کائنات کی معزز ترین عورت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہؓ کے خلاف جو ہفوات اور دریدہ دہنی کی تھی اس کی سوشیل میڈیا پر کھل کر تائید کی اور اس سے متعلق پوسٹ وائرل کیا تو دو مسلمان پتہ نہیں ان کے پیچھے کیا عوامل کارفرما تھے اور ان کو کس نے اکسایا تھا کنہیا لال کی دکان پر پہونچ کر اس کو قتل کر دیتے ہیں اور اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر ڈالتے ہیں، اب یہاں غور طلب امر یہ ہے کہ ان کو یہ کام کرنے کے لیے ملکی مسلمانوں نے زور نہیں ڈالا بلکہ خود ہندوستان کے مسلمان اور علماء وقائدین نے اس واقعے کی مذمت کی اور صاف طور پر اعلان کر دیا کہ اس طرح کے کاموں کو اسلامی تعلیمات نہ سپورٹ کرتی ہیں نہ پرموٹ کرتی ہیں، مگر ان تمام حقائق پر پردہ ڈالتے ہوئے ان دو شخصوں کے جرم کو پوری قوم پر تھوپنے کی کوشش اس فلم میں کی گئی اور ٹریلر دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اس فلم کا مقصد پوری مسلم کمیونٹی کو جہادی فسادی باور کرانا ہے، اور ایک دو نہیں بلکہ اب تک کے کئی تنازعات کو اس فلم میں چھیڑا گیا ہے، فلم کا ٹریلر سے اندازہ ہوا کہ اس فلم کے ذریعے پرانے مسئلوں کو دوبارہ ہوا دینا مقصود ہے، چنانچہ ملعون نوپور شرما کے متنازع بیان کو دکھایا گیا اور اس کے متعلق کئے جانے والے احتجاجی جلوسوں کو جھگڑا وفساد کے روپ میں پیش کیا گیا، مسلمان بادشاہوں بالخصوص حضرت اورنگزیب عالمگیر رحمہ اللہ کو دوبارہ ہائلٹ کر کے مندروں کو مسمار کرنے اور وشوانادمندر کو گرانے اور ہندوؤں کے ساتھ زیادتی کرنے والے جابر حکمرانوں کے طور متعارف کیا گیا، نیز مندر مسجد تنازع کو زیر بحث لا کر ایسا باور کرایا گیا کہ کئی سارے مساجد آج مندریں گرا کر بنائی گئی ہیں، خاص کر گیان واپی مسجد جس نے پورے ملک میں تنازعہ کھڑا کیا تھا اس کو بھی فلم کی اسٹوری میں شامل کر کے ہندوؤں کے جذبات ابھارنے کی کوشش کی گئی، نیز کنہیا لال کا قتل کرنے والے دو افراد کو ٹارگٹ کر کے ملکی مسلمانوں کو بیرون ریاست تنظیموں سے ساز باز رکھنے والے اور ان کے اشاروں پر کام کرنے والے لوگ کہہ کر بدنام کرنے کی کوشش کی گئی، مسلم قائدین اور استاذ محترم حضرت مولانا ارشد مدنی صاحب کو بھی صراحتاً نہ سہی اشارتاً دکھا کر ملک میں مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنے والے لیڈروں کے طور روشناس کیا گیا، مادرِ علمی دارالعلوم دیو بند کے فتاویٰ کو بھی موضوع بنا کر ایک خالص امن پسند ادارہ جس کے سپوتوں نے خون جگر سے اس ملک کی آبیاری کی ہے اس کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی، مزید برآں سب بڑا ستم یہ کہ سیدنا مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی شان اور آپ کی طیبہ طاہرہ بیوی ہماری ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کو بنیاد بنا کر نعوذ باللہ آپ کے پاکیزہ کریکٹر کو داغ دار کرنے کی کوشش کی گئی، اس کے علاوہ بھی کئی ساری چیزیں دکھائی گئیں۔ اور دوسری طرف کنہیا لال درزی جس کے پوسٹ شیر کرنے سے ہی اس کی ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے اس کو انتہائی مظلوم و معصوم ایک غریب فیملی مین کے طور پیش کیا گیا کہ وہ ایک سادہ سیدھا کاروباری ہے، بیچارہ اپنے کام سے کام رکھنے والا، کپڑے سی کر گھر چلانے والا جس کے پیچھے ایک بیوی اور بیٹیاں اور خاندان ہے، بس ایسے شخص کو قتل کر کے اس کے سہاگ کو اجاڑا گیا اور اس کے گھر کو سہارے سے محروم کیا گیا وغیرہ وغیرہ تاکہ دیکھنے والوں کا دل پسیج جائے اور اس کا قتل کرنے والے دو لوگوں کے بجائے پوری مسلم سماج سے وہ لوگ متنفر ہوں۔ یہ بس دو ڈھائی منٹ کے ٹریلر سے بندے کے اخذ کردہ پوائنٹس ہیں اب پتہ نہیں اور کیسی خطرناک چیزوں کو فلمایا گیا ہے، فلم ریلیز ہونے کے بعد یہ ساری باتیں سامنے آئیں گی، خدا کرے کہ یہ سینما ہالوں میں ریلیز ہی نہ ہو۔ ایک گزارش یہ کرنی تھی کہ ہمارے مسلمان بھائی بالخصوص سوشل میڈیا سے جڑے نوجوان حد سے زیادہ اس فلم کو مدعا نہ بنائیں اور بائیکاٹ بائیکاٹ کا ٹرینڈ چلا کر اس غیر معروف اور چھوٹے بڈجٹ کی فلم کا خواہ مخواہ پروموشن نہ کریں، عموماً ہوتا یہ ہے کہ کوئی آیت یا اسلامی پوسٹر لگا کر سوشل میڈیا انسٹاگرام وغیرہ پر بائیکاٹ کا ہیش ٹیگ چلا دیا جاتا ہے اور مسلمان ضروری سمجھ کر اس کو خوب شیر کرتے ہیں جب کہ بعض مبصرین سے میں نے سنا کہ اس طرح سب سے پہلے پوسٹ کرنے والے بھی خود ہندو وآئی ٹی سیل سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں، وہ اسی لیے ایسے پوسٹ چلاتے ہیں کہ مسلمان بائیکاٹ کے نام پر اس کا پروموشن کرتے رہیں، خود مجھے اس فلم کے بارے میں ایک صاحب کی اسٹوری دیکھ کر علم ہوا ہے، غرض کہنے کی بات یہ ہے کہ ہمارا اقدام سوچ سمجھ کر ہونا چاہیے اور علماء وقائدین کے منشاء ومشورے کے مطابق ہونا چاہیے، ہم خود ایک چیز سوچ کر بغیر کسی نظم وضبط اور پراپر پلاننگ کے پیش قدمی کریں گے تو اس سے محض نفس کی تسلی ہوگی اور قوم کا نقصان ہوگا۔ یہ ملک جمہوری ملک ہے یہاں اقوام کے درمیان جس قدر اتحاد ہوگا اسی قدر ملک ترقی کی جانب گامزن ہوگا، اگر ملک کے باسیوں کو باہمی طور پر بٹنے اور ایک دوسرے سے نفرت کرنے میں الجھا کر رکھا جائے تو ملک بدستور تنزل کی طرف ہی جاتا ہی رہے گا۔ اللہ پاک اس ملک میں امن قائم کرنے والی حکومت قائم فرمائیں۔

امارت شرعیہ نے بہار میں ووٹر رجسٹریشن کی وسیع تربیتی مہم (ٹریننگ) کا آغاز کیا

بنگال: 12 / جولائی (پریس ریلیز) امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال نے ریاست بھر میں ووٹر رجسٹریشن مہم کو مؤثر اور منظم بنانے کے لیے ایک ہمہ جہت تربیتی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ اس مہم کے تحت بہار کے تمام 534 بلاکوں میں سے ہر بلاک سے پانچ تا دس افراد کو منتخب جا رہا ہے جو موبائل اور لیپ ٹاپ کے استعمال میں تکنیکی مہارت رکھتے ہیں۔ ان افراد کو ووٹر اینومیریشن فارم آن لائن بھرنے کی تربیت دی جا رہی ہے؛ تاکہ وہ اپنے علاقوں میں عوام کی رہنمائی کر سکیں۔ تربیتی سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر آج ایک آن لائن زوم میٹنگ منعقد کی گئی جس میں بہار کے مختلف اضلاع کے متعدد بلاک سے تقریباً دوسو افراد نے شرکت کی۔ میٹنگ کی صدارت خود امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض قائم مقام ناظم مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب نے انجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز معاون ناظم مولانا حسین احمد قاسمی مدنی صاحب کی پُراثر تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ قائم مقام ناظم صاحب نے ابتدائی کلمات میں شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ امارت شرعیہ نے جب جس وقت قوم کو ضرورت پڑی، ہر مہم میں مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیش قدمی کی۔ وقف ایکٹ کے خلاف 29 جون کو گاندھی میدان بھر وتحریک، 9 / جولائی کو بہار بند کی کامیاب حمایت، اور اب ووٹر رجسٹریشن مہم کا آغاز اس کی واضح مثال ہے۔ اور ان شاء اللہ آئندہ بھی قوم کو جب، جس وقت، جیسی ضرورت پیش آئے گی، امارت شرعیہ کے تمام کارکنان ملت کی خدمت کے لیے کمربستہ نظر آئیں گے۔ اپنے صدارتی خطاب میں حضرت امیر شریعت نے ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کو جمہوریت میں رہنے والے ہر مسلمان کی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے شرکاء کو تاکید کی کہ اس مہم کو سنجیدگی سے لیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ ہر بالغ شہری کا نام ووٹر لسٹ میں شامل ہو۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جمہوری جدوجہد کرکٹ کے کھیل کی طرح نہیں بلکہ فٹ بال گیم کی طرح ہے جہاں ہر کھلاڑی کو ہر وقت مشغول اور چاق وچوبند رہنا ہوتا ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ بعض اضلاع سے یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ بی ایل او حضرات کو ضلعی انتظامیہ کی طرف سے فارم بغیر ضروری دستاویزات کے بھرنے پر زور دیا جا رہا ہے، جو کہ شفافیت کے اصول کے خلاف ہے۔ حضرت امیر شریعت نے اس پس منظر میں زور دیا کہ تمام مطلوبہ ڈاکومنٹس کے ساتھ فارم بھرا جائے اور ووٹر فارم آن لائن بھرنے کو ترجیح دی جائے؛ تاکہ ہر اندراج کا مکمل ریکارڈ رہے اور کسی بھی طرح کی جعل سازی یا خرد برد کو روکا جا سکے۔ اس کے بعد امارت شرعیہ کی ریسرچ ٹیم کے فعال رکن مفتی قیام الدین قاسمی صاحب نے شرکاء کو تقریباً آدھے گھنٹے کی مفصل تربیت دی، جس میں ووٹر رجسٹریشن فارم بھرنے کا طریقہ، تکنیکی نکات، دستاویزات کی اہمیت، فارم بھرنے والوں کی چھ کیٹیگریز اور ہر کیٹیگری کے لیے ضروری دستاویزات اور بی ایل او کے کردار سے متعلق رہنمائی شامل تھی۔ میٹنگ کے دوران اور بعد میں شرکاء کی طرف سے کیے گئے سوالات کے جوابات حضرت امیر شریعت، مفتی قیام الدین قاسمی صاحب اور حافظ احتشام رحمانی صاحب نے دیے۔ یہ سیشن نہایت معلوماتی اور مؤثر رہا۔ آخر میں حضرت امیر شریعت کی دل سوز دعا پر اس بابرکت نشست کا اختتام ہوا۔

صحابہ کرامؓ کی شانِ اقدس میں گستاخی ناقابلِ برداشت ہے، دفاعِ صحابہؓ وقت کی اہم ترین ضرورت!

مرکز تحفظ اسلام ہند کے ”عظمت صحابہؓ کانفرنس“ سے مفتی افتخار احمد قاسمی اور مولانا مقصود عمران رشادی کے خطابات!

بنگلور، 12 جولائی (پریس ریلیز): مرکز تحفظ اسلام ہند کے زیر اہتمام منعقد عظیم الشان آن لائن ”عظمت صحابہؓ کانفرنس“ کی پہلی و افتتاحی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مرکز تحفظ اسلام ہند کے سرپرست اور جمعیۃ علماء کرناٹک کے صدر حضرت مفتی افتخار احمد قاسمی صاحب نے فرمایا کہ ایمان اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے، اگر کوئی اس سے محروم ہے تو وہ ہر دولت و مقام کے باوجود خالی ہے۔ آج کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ انسان کے دل و دماغ کو ایمان سے خالی کر دیا جائے۔ بالخصوص نوجوان نسل فکری گمراہی اور ذہنی ارتداد کا شکار ہو رہی ہے۔ ایسے ماحول میں جہاں ایمان کو متزلزل کرنے کی منصوبہ بند کوششیں جاری ہیں، وہاں صحابہ کرامؓ کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے، شکوک و شبہات اور گستاخانہ رویے اختیار کرکے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی مذموم سازشیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جس قرآن پر ہمارا ایمان ہے، وہی قرآن صحابہ کرامؓ کی عظمت اور برتری کی گواہی دیتا ہے، ان کی تعریف و توصیف کرتا ہے، اور انہیں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے لقب سے نوازتا ہے۔ ایسے میں صحابہؓ کی شان میں گستاخی کرنا گویا قرآن اور ایمان دونوں سے انکار کے مترادف ہے۔ مولانا قاسمی نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج بعض لوگ اہلِ بیتؓ کے نام پر دیگر صحابہ کرامؓ کی توہین اور تنقیص کر رہے ہیں، حالانکہ خود اہلِ بیتؓ نے تمام صحابہ کرامؓ کی تعظیم و توقیر کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے متعدد مواقع پر صحابہؓ کے فضائل بیان کیے، ان کے ایمان، قربانی، اخلاص اور وفاداری کو سراہا۔ ایسے عظیم المرتبت اور مقدس جماعت کے بارے میں طعن و تشنیع ناقابلِ برداشت اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ صحابہ کرامؓ وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کے ذریعہ ہمیں قرآن ملا، حدیث پہنچی، دین کی بنیادیں ہمیں منتقل ہوئیں۔ اگر انہی کو مشکوک بنا دیا جائے تو پورا دین مشکوک اور غیر معتبر بن جائے گا۔ جو شخص صحابہؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ اللہ کی لعنت کا مستحق ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صحابہ کرامؓ کی عظمت کو اجاگر کرنا صرف ایک تاریخی یا علمی مسئلہ نہیں، بلکہ ایمان و عقیدہ کا حصہ ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں صحابہؓ کی محبت نہیں، ان کے ایمان کے بارے میں خود غور و فکر کی ضرورت ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ دین کی سرفرازی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ ان کے خلاف زبان درازی کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور ملتِ اسلامیہ کی ذمہ داری ہے کہ ان کے تذکرے کو عام کریں اور ان سے محبت اور دفاع کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیں تاکہ ہمارے اور ہماری نسلوں کا ایمان محفوظ ہو سکے۔ عظمت صحابہؓ کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے جامع مسجد سٹی بنگلور کے خطیب و امام حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر محمد مقصود عمران رشادی صاحب نے فرمایا کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے ملک میں بعض فرقہ پرست ذہن رکھنے والے افراد کا یہ معمول بن چکا ہے کہ وہ اصحابِ رسول ﷺ کی عظمت کو مجروح کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اسی پس منظر میں اس عظمت صحابہؓ کانفرنس کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ امت کو بیدار کیا جا سکے اور ان فتنوں کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ تمام صحابہؓ اللہ کے محبوب بندے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، اور ان کے لیے جنت کی خوشخبریاں دی گئی ہیں۔ کسی بھی مسلک، جماعت یا گروہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی صحابیؓ کی شان میں گستاخی کرے۔ صحابہؓ معیارِ حق ہیں، ان کے ایمان، عدالت اور کردار پر تنقید دراصل دینِ اسلام پر حملہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو لوگ صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، وہ حقیقت میں منافق، فتنہ پرور اور اسلام دشمن ایجنڈے کے علمبردار ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ فوراً توبہ کریں، اپنی زبانوں کو لگام دیں اور امتِ مسلمہ کو گمراہ کرنے کا سلسلہ بند کریں، ورنہ آخرت میں سخت ترین حساب کے لیے تیار رہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں بھی ایسے لوگ ذلت و رسوائی کا شکار ہوں گے، اور ان کی حقیقت عیاں ہو جائے گی۔ مولانا رشادی نے پُرزور انداز میں فرمایا کہ صحابہؓ کی ذات پر الزام تراشی صرف ایک فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں بلکہ یہ پوری امت کے دینی تشخص اور عقیدے پر حملہ ہے۔ ہمیں اپنے نوجوانوں کو سوشل میڈیا کے ان زہریلے پروپیگنڈوں سے بچانا ہوگا جن کے ذریعے صحابہؓ کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ دینی ادارے، خطباء، علماء اور والدین سب کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی تاکہ نئی نسل صحابہ کرامؓ کی محبت، ان کی قربانیوں اور ان کے کردار سے واقف ہو اور ان کی عظمت کا تحفظ کرے۔ آخر میں دونوں حضرات نے تمام مسلمانوں، خصوصاً نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ صحابہ کرامؓ کی سیرت، تاریخ اور خدمات کا گہرائی سے مطالعہ کریں، ان کے کردار کو اپنائیں اور ان کی محبت کو اپنا ایمانی شعار بنائیں۔ صحابہ کرامؓ کی ناموس کا دفاع ہر مسلمان پر فرض ہے، اور ان کی عظمت کو عام کرنا وقت کی اہم ترین دینی و اخلاقی ضرورت ہے۔ یہ کانفرنس اسی مقصد کے تحت منعقد کی گئی تھی، اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ایسے مزید علمی، فکری اور اصلاحی پروگرام جاری رہیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکز تحفظ اسلام ہند کے زیرِ اہتمام منعقد یہ عظیم الشان آن لائن ”عظمت صحابہؓ کانفرنس“ مرکز تحفظ اسلام ہند کے ڈائریکٹر محمد فرقان کی نگرانی اور مرکز کے رکنِ تاسیسی قاری عبد الرحمن الخبیر قاسمی کی نظامت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز مرکز کے آرگنائزر حافظ محمد حیات خان اور رکن مولانا اسرار احمد قاسمی کی تلاوت اور رکن شوریٰ قاری محمد عمران کے نعتیہ اشعار سے ہوا، جبکہ مرکز کے اراکین محمد حارث پٹیل، سید توصیف، عمران خان بطورِ خاص شریک رہے۔ اس موقع پر دونوں اکابر علماء نے مرکز تحفظ اسلام ہند کی خدمات کو سراہتے ہوئے خوب دعاؤں سے نوازا اور عظمتِ صحابہ کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اسے وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا۔ اختتام سے قبل مرکز کے ڈائریکٹر محمد فرقان نے دونوں حضرات اور جملہ سامعین کا شکریہ ادا کیا اور صدرِ اجلاس کی دعا پر یہ عظیم الشان ”عظمت صحابہؓ کانفرنس“ کی نشستیں اختتام پذیر ہوئیں۔

چھ سالہ صبر و عبادت کی روشنی میں پرویز خان کی قلمی فتح

”اسلام درشن“ اور ”اللہ کون ہے“ کی ایمان افروز رونمائی

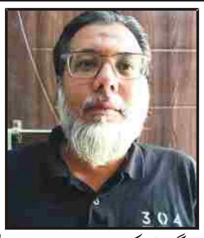

جلگاؤں: 12 جولائی (عقیل خان بیاولی) تاریخ گواہ ہے کہ مصائب کی کوکھ سے جب صبر، یقین، اور حق کی تلوار نکلتی ہے تو وہ اندھیروں کو چیر کر روشنی کی جانب لے جاتی ہے۔ کچھ ایسی ہی ایک تابناک مثال، جلگاؤں کے پرخلوص اور تخلیقی نوجوان پرویز خان کی ہے، جنہوں نے دس برسوں کی طویل اور کٹھن قید کو شکست دے کر ”تبلیغِ دین“ کے مقدس مشن کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ 2001 کے سیمی معاملے میں ممبئی سے گرفتار کیے گئے پرویز خان کو برسوں تک ٹاڈا، دہشت گردی اور دیگر سنگین الزامات کا سامنا کرنا پڑا۔ ناسک، ممبئی، جلگاؤں اور اورنگ آباد کی جیلوں میں اذیت ناک ایام گزارنے کے بعد بالآخر 2012 میں ہائی کورٹ سے باعزت بری ہوئے۔ والدین کے اکلوتے، چھ بچوں کے والد، پرویز خان نے نہ صرف قید کو صبر و عبادت کا وسیلہ بنایا بلکہ شب بیداریوں اور روحانی استقامت کو تحریری عمل میں ڈھال دیا۔ اسی قید کے دوران دین اسلام کی سچائی کو برادرانِ وطن تک پہنچانے کی نیت سے دو اہم کتابیں تصنیف کی گئیں:

اسلام درشن "اور" اللہ کون ہے"

یہ کتابیں دین کی تبلیغ، بین المذاہب ہم آہنگی اور اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے ایک زندہ ثبوت ہیں کہ علم و عرفان صرف آزادی کا محتاج نہیں، بلکہ عقیدت، قربانی، اور حق پر یقین کے سہارے ہر حال میں جنم لیتا ہے۔ اب جبکہ قید و بند کی زندگی پیچھے رہ چکی ہے، تو پرویز خان زمین و جائداد کے کاروبار اور کپڑے کی تجارت سے اپنے خاندان کا وقار کے ساتھ کفالت کر رہے ہیں۔ ان کے پانچ بچے زیر تعلیم ہیں، اور دین و وطن کی خدمت کا عزم ویسا ہی روشن ہے جیسا ابتداء میں تھا۔ 13 جولائی بروز اتوار کو صبح ۱۱ بجے ٹکی ہال میں سیرت کمیٹی جلگاؤں کے زیر اہتمام ”اسلام درشن“ اور ”اللہ کون ہے“ کی باوقار رسمِ رونمائی منعقد ہوگی، جس کی صدارت مفتی عتیق الرحمن فرمائیں گے۔ مہمانانِ خصوصی میں مفتی خالد، مفتی فرحان، عبدالکریم سالار، فاروق شیخ، حافظ عبدالرحیم اور شیخ عبداللہ جیسے علم و عرفان کے حامل حضرات شامل ہوں گے۔ یہ صرف ایک تقریب نہیں، بلکہ صبر، علم، دعوت، روحانیت اور سماجی شعور کی ایک اجتماعی گواہی ہے کہ دین اسلام صرف عبادات کا نام نہیں بلکہ سچائی، علم، امن اور روشن فکر کا پیغام ہے۔ یہ کتابیں ان کے قید کی راتوں کی سجدہ ریز تحریریں ہیں، جو آج انسانیت کے لیے پیامِ بصیرت بن کر سامنے آ رہی ہیں۔

نئی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ستمبر 2025 میں پہلی پرواز روانہ ہوگی

وزیر اعلیٰ فڈنویس کا معائنہ

نئی ممبئی، 12 جولائی (آفتاب شیخ) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے آج نئی ممبئی میں زیرِ تعمیر بین الاقوامی ہوائی اڈے کا دورہ کر کے جاری کاموں کا معائنہ کیا اور پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، جنگلات کے وزیر گنیش نائیک، سابق رکن پارلیمنٹ رام شیٹھ ٹھاکر، اراکین اسمبلی پرشانت ٹھاکر، مہیش بالدی، مندا مہاترے، سڈکو کے نائب صدر و منیجنگ ڈائریکٹر وجے سنگھل اور کمشنر وجے سوریہ ونشی بھی موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ فڈنویس نے اس موقع پر کہا کہ ”نئی ممبئی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر دنیا کا سب سے تیز رفتار بیگ کلیم سسٹم ہونا چاہیے، تاکہ یہ ایئرپورٹ جدید سہولتوں کی مثال بنے۔“ اُنہوں نے بتایا کہ فی الحال ایئرپورٹ کا 94 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ باقی 6 فیصد کام ستمبر 2025 تک مکمل کیا جائے گا۔ اسی ماہ سے یہاں سے پہلی مسافر پرواز روانہ ہونے کی توقع ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت تقریباً 13 ہزار کارکنان تعمیراتی کام میں مصروف ہیں اور بقیہ کام کی بروقت تکمیل کے لیے مزید عملہ مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ حکام کو سختی سے ہدایت دی کہ تمام کام ہر حال میں ستمبر سے قبل مکمل کر لیا جائے۔ قابل ذکر ہے کہ 10 جون 2022 کو سڈکو نے نئی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پرائیویٹ لمیٹڈ (NMIAL) کو 1160 ہیکٹر رقبے پر 100 فیصد رسائی اور راستہ حقوق کا لائسنس فراہم کیا تھا۔ تمام باز آبادکاری (ریہابیلیٹیشن) کے کام مکمل ہو چکے ہیں، جن پر تقریباً 2000 کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ سڈکو نے زمین کی 5.5 میٹرتک ترقی، اولوہے ندی کے بہاؤ کی تبدیلی، اور ہائی وولٹیج بجلی کی لائنوں کی منتقلی جیسے تمام ابتدائی ترقیاتی کام بھی مکمل کر لیے ہیں۔ اس پروجیکٹ کے پہلے اور دوسرے مرحلے کی گنجائش 2 کروڑ مسافروں اور 8.0 ملین میٹرک ٹن کارگو کی ہے، اور یہ دونوں مرحلے ستمبر 2025 تک فعال ہو جائیں گے۔ یہ ہوائی اڈہ مستقبل میں مہاراشٹر کی اقتصادی ترقی اور عالمی نقل و حمل کا اہم مرکز ثابت ہوگا۔

ماہانہ فاتحہ سراج المجذوبین حضرت برہنہ شاہ

انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام حلقہ ذکر اور محفل نعت

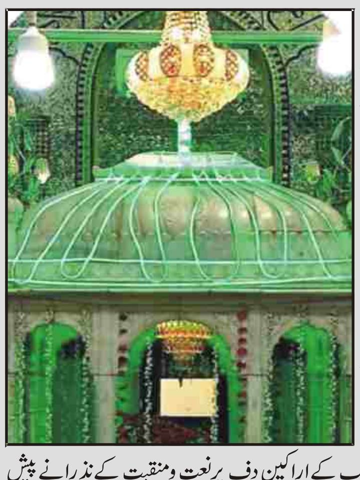

حیدرآباد 12 / جولائی (راست) انتظامی کمیٹی درگاہ شریف کے زیر اہتمام سراج المجذوبین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ کے موقع پر بحسن نگرانی حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین انتظامی کمیٹی اتوار 17 / ذی الحجہ مطابق 13 / جولائی کو حسب نظام العمل ذیل پروگرامز منعقد ہوں گے بعد نماز مغرب جماعت محبوب اللہ قصیدہ بردہ شریف پیش کرے گی بعد نماز عشاء سما نشید گروپ کے اراکین دف پر نعت و منقبت کے نذرانے پیش کریں گے بعد ازاں صدر محفل مولانا قاضی اسد ثنائی کی نگرانی میں حلقہ ذکر برپا ہوگا ازاں بعد بارگاہ سراج المجذوبین میں غلاف مبارک اور چادر گل پیش کی جائے گی صلوٰۃ و سلام اور دعا کے بعد زائرین و حاضرین حلقہ ذکر کے لئے لنگر کا اہتمام رہے گا نور القراء حضرت مولانا حافظ و قاری محمد نور نقشبندی کی تلاوت کلام پاک سے محفل کا آغاز ہوگا حضرت مولانا ابوعمار عرفان اللہ شاہ نوری سیفی صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام، حضرت مولانا قاضی حافظ خالد بن سعید با نجاح قادری، جناب قاری غوث محی الدین قادری سپرینٹنڈنٹ اگریکلچر یونیورسٹی بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت فرمائیں گے ذمہ داران کمیٹی مولانا حافظ مظفر حسین خان، ڈاکٹر یوسف نقشبندی نائب صدور، جناب محمد حسین قریشی معتمد، جناب مظہر الدین صدیقی، جناب سید شمس الاکبر علی ہاشمی نائبین معتمد، جناب محمد عزیز الرحمن خازن، جناب جی یم منظور معتمد تنظیمی، جناب محمد شمس الدین اور جناب خواجہ معین خان اراکین کمیٹی نے محبان اولیاء اللہ سے شرکت و استفادہ کی گزارش کی ہے۔

شعیب ہاشمی نے ”سیرت نگاری“ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی

اورنگ آباد: 12 جولائی (پریس ریلیز): ایم جی ایم (MGM) یونیورسٹی، اورنگ آباد کے شعبۂ اردو میں تحقیق کے میدان میں ایک اہم سنگِ میل طے کرتے ہوئے محقق، صحافی اور قلمکار شعیب ہاشمی کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔ ان کے تحقیقی مقالے کا عنوان ”1980ء کے بعد سیرت نگاری کا تجزیاتی مطالعہ (نمائندہ سیرت نگاروں کے حوالے سے)“ ہے۔ شعیب ہاشمی نے اس مقالے میں 1980 کے بعد اردو زبان میں سیرتِ طیبہ ﷺ پر ہونے والے علمی، فکری اور ادبی رجحانات کا گہرائی سے تجزیہ پیش کیا ہے۔ اُنہوں نے اس دور کے نمایاں سیرت نگاروں اور ان کی تحریروں کو تحقیقی زاویے سے پرکھتے ہوئے سیرت نگاری کے ارتقائی سفر، اسلوب، مقاصد اور اثرات کو مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ اُن کا کام اردو سیرت نگاری کے معاصر منظرنامے کو سمجھنے میں ایک قیمتی اضافہ ثابت ہوگا۔ شعیب ہاشمی کا تحقیقی مقالہ اپنے منفرد انداز، غیر جانبدار تجزیے اور مستند حوالہ جات کی بنا پر اردو تحقیق میں ایک اہم حوالہ بن کر ابھرا ہے۔ انہوں نے نہ صرف معاصر سیرت نگاروں کی کاوشوں کا جائزہ پیش کیا، بلکہ اردو زبان میں سیرتِ نبوی ﷺ کے نئے فکری رجحانات کو بھی مؤثر انداز میں اجاگر کیا ہے۔ ان کا یہ تحقیقی کارنامہ طلبہ، محققین اور سیرت کے قارئین کے لیے ایک قیمتی رہنما ثابت ہوگا۔ ایم جی ایم یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے ”وائی وا“ کا انعقاد ایک باوقار تقریب کی صورت میں عمل میں آیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے چانسلر انکش راو کدم، وائس چانسلر پروفیسر ولاس سپکال، شعبہ سماجی و انسانی علوم کی ڈین ڈاکٹر ریکھا شیلکے، کنٹرولر آف اگزامنیشن پروفیسر ایچ ایچ شندے، رجسٹرار، اور سبجیکٹ ایکسپرٹ کے طور پر ڈاکٹر عبداللہ امتیاز (صدر شعبہ اردو، ممبئی یونیورسٹی) موجود تھے۔ وائی وا کا آغاز ریسرچ گائیڈ ڈاکٹر اسود گوہر نے تمہیدی کلمات کے ساتھ کیا۔ ریسرچ اسکالر ہاشمی سید شعیب نے اپنے تحقیقی موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی اور مہمانان و ماہرین کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے مدلل، واضح اور اطمینان بخش جوابات دیے۔ سبجیکٹ ایکسپرٹ ڈاکٹر عبداللہ امتیاز نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ شعیب ہاشمی نے نہایت عرق ریزی اور سنجیدگی سے اس اہم موضوع پر تحقیق کی ہے، اور ان کا مقالہ نئی نسل، اساتذہ، اور محققین کے لیے ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ ڈین ڈاکٹر ریکھا شیلکے نے شعیب ہاشمی کو ڈاکٹر آف فلاسفی کی سند کا اعلان کرتے ہوئے ان کے تحقیقی موضوع کو سراہا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس پُروقار موقع پر پروفیسر سلیم محی الدین، نور الحسنین، ڈاکٹر نوید قاضی، ڈاکٹر تنویر، ڈاکٹر مسرت فاطمہ، ڈاکٹر اشفاق احمد، یاسر احمد، محسن خان، ڈاکٹر شاہین فاطمہ سمیت متعدد معزز مہمان بھی موجود تھے۔

یوگی حکومت ایکشن موڈ میں، مدرسہ نظام تعلیم میں بہتری کی کوششیں تیز

ارم ماڈل اسکول لکھنؤ کے مینیجر فیضی یونس سمیت ریاست بھر سے ماہرین کی اہم میٹنگ میں شرکت متوقع

بارہ بنکی: 12 جولائی (ابوشحمہ انصاری): اتر پردیش کی یوگی حکومت ریاست میں مدرسہ تعلیمی نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر مدرسہ ایجوکیشن میں اصلاحات کے لیے تشکیل دی گئی اعلیٰ سطحی کمیٹی کا ایک اہم اجلاس 15 جولائی بروز پیر، دوپہر 12 بجے، اندرا بھون (کمرہ نمبر 511) لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ اس میٹنگ کی صدارت محکمہ اقلیتی بہبود کے ڈائریکٹر انکت اگروال (آئی اے ایس) کریں گے۔ اس اہم اجلاس میں ریاست بھر کے مختلف اضلاع سے مدرسہ نظام تعلیم سے وابستہ ماہرین، اساتذہ یونینوں کے نمائندگان، مینیجر، پرنسپل اور غیر تدریسی عملے کے نمائندے شرکت کریں گے۔ ضلع بارہ بنکی کے معروف تعلیمی شخصیت اور مدرسہ ارم ماڈل اسکول لکھنؤ کے مینیجر سید خواجہ فیضی یونس کو بھی اس میٹنگ میں بطور خاص مدعو کیا گیا ہے۔ خواجہ فیضی یونس مدرسہ تعلیم میں جدید خطوط پر تبدیلی اور معیار کی بلندی کے زبردست حامی ہیں۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے سید خواجہ فیضی یونس نے کہا ہم حکومت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے مدرسہ نظام میں بہتری کے لیے ماہرین کی رائے کو اہمیت دی ہے۔ امید ہے کہ یہ میٹنگ مثبت سمت میں ایک مضبوط قدم ثابت ہوگی۔ ہم مدارس، اساتذہ، اور طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے کمیٹی کے روبرو تعمیری مشورے پیش کریں گے۔ انہوں نے تمام مدعو ماہرین سے اپیل کی کہ وہ بغیر کسی جھجھک کے مدارس کی بقا، ترقی اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگی کے لیے مؤثر مشورے دیں، تاکہ دینی و عصری تعلیم کا توازن برقرار رکھا جا سکے۔ اس میٹنگ میں آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے جنرل سکریٹری مولانا وحید اللہ خان سعیدی، ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے جنرل سکریٹری حاجی دیوان صاحب زماں، نان ٹیچنگ ایمپلائز یونین کے ریاستی صدر حسیب احمد (بارہ بنکی)، جنرل سکریٹری خورشید عالم (کانپور) سمیت ریاست کے مختلف اضلاع۔ بارہ بنکی، لکھنؤ، جونپور، کانپور، بہرائچ، دیوریا، اٹاوہ، مرادآباد، اعظم گڑھ، بستی، قنوج، غازی پور، میرٹھ وغیرہ۔ سے تعلق رکھنے والے دو درجن سے زائد نمائندگان کی شرکت متوقع ہے۔ یہ میٹنگ مدرسہ ایجوکیشن کے مستقبل کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہو سکتی ہے، بشرطیکہ سفارشات پر ایمانداری سے عمل درآمد کیا جائے۔

تھانے میں ”خبروں کے پیچھے صحافت کی تربیتی نشست“ کا کامیاب انعقاد

صحافیوں کو نیا زاویۂ نظر حاصل

تھانے: 12 جولائی (آفتاب شیخ) اطلاعات و تعلقاتِ عامہ ڈائریکٹوریٹ، وزارتِ اطلاعات، ممبئی کے تعاون سے تھانے میں ”خبروں کے پیچھے صحافت کی تربیتی نشست“ کے عنوان سے ایک خصوصی پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس نشست کا اہتمام کوکن ڈویژنل انفارمیشن آفس، ضلع اطلاعاتی دفتر تھانے، تھانے میونسپل کارپوریشن، اور ضلع و شہر کی مختلف صحافتی تنظیموں کے اشتراک سے کیا گیا۔ یہ تربیتی نشست تھانے میونسپل کارپوریشن کے ”آنجہانی نریندر بلّاڑ ہال“ میں منعقد ہوئی، جس میں شہری و دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے صحافیوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز بھارت رتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے مجسمے اور بزرگ صحافیوں کی تصاویر پر گلپوشی کے ساتھ کیا گیا۔ بال شاستری جامبھیکر اور ”تھانے ویبھو“ کے بانی نریندر بلّاڑ کی یادگار خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے پروگرام کا باضابطہ افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر تھانے میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر برائے اطلاعات اُمیش براری، کوکن ڈویژنل انفارمیشن آفیسر ارچنا شمبھرکر، شنکر راو چوہان گولڈن جوبلی صحافی فلاحی فنڈ کے رکن کیلاش مہاپدی، ضلع صحافی سنگھ کے صدر سنجے پیتلے، تھانے شہر دینک پتر کار سنگھ کے صدر آنند کامبلے، نئی ممبئی پریس کلب کے صدر منوج جالنوالا، تھانے شہر و ضلع کے دیگر صحافتی انجمنوں کے صدور، عہدیداران اور میڈیا نمائندگان موجود تھے۔ تربیتی نشست میں ایرگونومک پروگرام اسپیشلسٹ اور موٹیویشنل اسپیکر ڈاکٹر مونہ پنچ نے روزمرہ کی زندگی میں توازن اور دباؤ سے نمٹنے کے طریقوں پر سیر حاصل گفتگو کی۔ سابق ڈائریکٹر اطلاعات اور ”نیوز اسٹوری ٹوڈے“ کے ایڈیٹر دیویندر بھجبل نے سرکاری اسکیموں، میڈیا کی ذمہ داریوں، اور سرکاری افسران و میڈیا کے درمیان ہم آہنگی پر روشنی ڈالی۔ ماہر ماحولیات وجے کمار کٹّی نے ماحولیاتی تحفظ میں صحافت کے کردار پر تفصیلی گفتگو کی۔ اپنے ابتدائی خطاب میں کوکن ڈویژنل پریس ایکریڈیٹیشن کمیٹی کے صدر منوج جالنوالا نے سرکاری منظوری کے عمل سے متعلق معلومات فراہم کیں اور صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ منظوری کے لیے زیادہ سے زیادہ تعداد میں درخواستیں جمع کریں۔ ساتھ ہی درخواست کے دوران پیش آنے والی دشواریوں سے تحریری طور پر آگاہ کرنے کی بھی درخواست کی۔ ڈپٹی کمشنر اُمیش براری نے کہا کہ اس قسم کی تربیتی نشستیں صحافیوں کو نئے انداز سے سوچنے اور اپنے کام کو بہتر بنانے کی تحریک دیتی ہیں۔ انہوں نے موجودہ حکومتی اسکیمات سے استفادہ کرنے کی بھی اپیل کی۔ کیلاش مہاپدی نے اپنے صحافتی تجربات شیئر کرتے ہوئے شاستری جامبھیکر اعزاز یوجنا، شنکر راو چوہان فلاحی فنڈ، اور دیگر اسکیمات سے آگاہ کیا، اور مستحق صحافیوں کو دستاویزات مکمل کر کے فائدہ حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ سنجے پیتلے نے اس بات کا یقین دلایا کہ حکومت سے رابطہ کر کے صحافیوں کے فائدے کی شرائط کو مزید آسان بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کامیاب نشست کے پیچھے ضلع کلکٹر اشوک شنگارے (آئی اے ایس)، تھانے میونسپل کمشنر سوربھ راؤ (آئی اے ایس)، ڈائریکٹوریٹ کے ڈائریکٹر جنرل برجیش سنگھ (آئی پی ایس)، دیگر ڈائریکٹر صاحبان، اور ضلعی و شہری صحافتی تنظیموں کا بھرپور تعاون شامل رہا۔ تربیتی نشست کے دوران سوال و جواب کے سیشن، تجربات کا تبادلہ، اور مکالماتی ماحول کے ذریعے صحافیوں کو نہ صرف معلوماتی فیض حاصل ہوا بلکہ ایک دوسرے سے سیکھنے کا بہترین موقع بھی ملا۔ شرکاء نے اس نشست کو پیشہ ورانہ نکھار کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے نہ صرف صحافتی میدان میں بہتری آئے گی بلکہ حکومت و میڈیا کے درمیان تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔

غیر منصفانہ، غیر ضروری اور غیر آئینی - مہاراشٹر اسپیشل پبلک سیکیورٹی بل کو فوری طور پر واپس لیا جانا چاہیے: ایس آئی او

ممبئی: 12 جولائی: مہاراشٹر جنوبی زون کی اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن (SIO) نے مہاراشٹر اسپیشل پبلک سیکیورٹی بل 2024 کی منظوری پر گہری تشویش اور شدید مخالفت کا اظہار کیا ہے۔ یہ بل عوامی مخالفت اور سول سوسائٹی کی تنقید کے باوجود اسمبلی سے منظور کر لیا گیا، جو انتہائی افسوسناک ہے۔ یہ بل حکومت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی بھی تنظیم کو بغیر مناسب قانونی کارروائی کے ”غیر قانونی“ قرار دے سکتی ہے۔ اس میں محض اختلافِ رائے کو بھی جرم بنا دیا گیا ہے اور حکام کو عدالتی عمل کے بغیر جائیداد ضبط کرنے اور مالی نقصان پہنچانے کا اختیار مل گیا ہے۔ بل کی زبان مبہم ہے، جو اسے غلط استعمال کے لیے کھلا چھوڑتی ہے اور یہی جمہوری اقدار، شہری آزادیوں اور بنیادی حقوق کے لیے خطرناک ہے۔ یہ بل دراصل مخالف آوازوں، سماجی تحریکوں اور کارکنوں کے خلاف حکومتی کریک ڈاؤن کا راستہ ہموار کرے گا۔ بل پر نظرِ ثانی کے لیے بنائی گئی جوائنٹ کمیٹی بھی شفاف طریقے سے کام کرنے میں ناکام رہی۔ عوامی یا انفرادی سماعت کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا، حالانکہ عوام اور سول سوسائٹی تنظیموں نے تحریری اعتراضات جمع کروائے تھے۔ یہ سارا عمل محض دکھاوا ثابت ہوا اور اس میں جمہوری عمل کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی۔ ایس آئی او مہاراشٹر ساؤتھ زون اس بل کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ موجودہ قوانین جیسے MCOCA، UAPA اور BNS ریاستی سیکیورٹی کے لیے کافی ہیں۔ اس نئے سخت قانون کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم اس بل کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اس کے خلاف آواز بلند کرنے والوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔

جی ایم مومن کالج اسٹڈی سینٹر کے ایم اے اردو فائنل ایئر کا شاندار نتیجہ

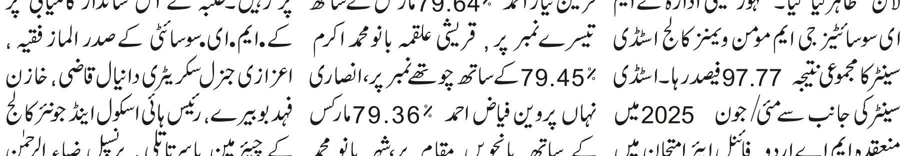

Mohd Khuzaima (79.82%) | Baig Aqsa Riyaz (80.73%) | Ansari Farheen (79.64%) | Ansari Neha (79.36%) | Qureshi Alqama (79.45%) | Ansari Saneha (78.95%)

بھیونڈی: 12 جولائی (شارف انصاری) :- یشونت راؤ چوہان مہاراشٹر اوپن یونیورسٹ، ناسک کی جانب سے 8 جولائی 2025 کو ایم اے اردو فائنل ایئر کا نتیجہ آن لائن ظاہر کیا گیا۔ مشہور تعلیمی ادارہ کے ایم ای سوسائٹیز جی ایم مومن ویمنز کالج اسٹڈی سینٹر کا مجموعی نتیجہ 97.77 فیصد رہا۔ اسٹڈی سینٹر کی جانب سے مئی/ جون 2025 میں منعقدہ ایم اے اردو فائنل ایئر امتحان میں کل 45 طلبہ شریک ہوئے۔ جس میں سے 44 طلبہ نے کامیابی حاصل کی۔ 22 طلبہ امتیازی نمبر کے ساتھ اور 22 طلبہ اول درجہ میں کامیابی حاصل کر کے اسٹڈی سینٹر کا نام روشن کیا۔ بیگ اقصیٰ ریاض احمد 80.73٪ مارکس حاصل کر کے اول مقام حاصل کیا۔ محمد خزیمہ حجازی محمد طلحہ 79.82٪ مارکس کے ساتھ دوسرے نمبر پر، انصاری فرحین نیاز احمد 79.64٪ مارکس کے ساتھ تیسرے نمبر پر، قریشی علقمہ بانو محمد اکرم 79.45٪ کے ساتھ چوتھے نمبر پر، انصاری نہاں پروین فیاض احمد 79.36٪ مارکس کے ساتھ پانچویں مقام پر، شہر بانو محمد اختر 79٪ مارکس حاصل کر کے چھٹا مقام حاصل کیا۔ انصاری سنیہا ممتاز احمد 78.95% کے ساتھ ساتویں مقام پر، مومن سانیہ پرویز احمد 78.18٪ فیصد مارکس کے ساتھ آٹھویں مقام پر، انصاری عرشیہ فردوس صدرالدین 78.05٪ مارکس کے ساتھ نویں اور خان ماہ نور بانو مشتاق احمد 77.55٪ مارکس حاصل کر کے دسویں مقام پر رہیں۔ طلبہ کے اس شاندار کامیابی پر کے۔ایم۔ای۔ سوسائٹی کے صدر المناز فقیہ، اعزازی جنرل سکریٹری دانیال قاضی، خازن فہد بوبیرے، رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے چیئرمین یاسر تاتلی، پرنسپل ضیاء الرحمٰن انصاری، سینٹر انچارج صفا آغا، کوآرڈینیٹر عبدالعزیز انصاری اور جملہ اسٹاف کی جانب سے سبھی کامیاب طلبہ اور ان کے اساتذہ کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

ناندیڑ کے چوک بازار میں ہولناک آتشزدگی

برتن اور کپڑوں کی دوکانیں خاکستر، لاکھوں کا نقصان

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز) شہر کے مصروف ترین چوک بازار علاقے میں گزشتہ شب اچانک آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا، جس میں ایک برتن کی دوکان اور اس کے اوپر واقع خواتین کے کپڑوں کی دوکان مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوگئیں۔ یہ افسوسناک حادثہ مکہ مسجد کے روبرو پیش آیا، جس نے دوکان مالکان کو شدید مالی نقصان سے دوچار کردیا ہے۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق، رات تقریباً تین بجے کے قریب چوک بازار میں واقع 'زینت برتن دوکان' میں اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ نے انتہائی تیزی سے شدت اختیار کی اور دھوئیں کے بادل بلند ہونے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ کی لپٹیں اوپر کی منزل تک پہنچ گئیں، جہاں 'نسا کلیکشن' نامی لیڈیز ڈریس مٹریئل کپڑوں کی مشہور دوکان تھی۔ کپڑوں کا ذخیرہ انتہائی آتش گیر ہونے کے سبب آگ نے وہاں تباہ کن شکل اختیار کر لی۔ عینی شاہدین کے مطابق، رات کے سناٹے میں اچانک دھواں اور شعلے دیکھ کر مقامی لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔ فوری طور پر فائر بریگیڈ کو اطلاع دی گئی، جس کے عملے نے موقع پر پہنچ کر کئی گھنٹوں کی سخت مشقت کے بعد آگ پر قابو پایا۔ تاہم تب تک دونوں دوکانیں تقریباً پوری طرح جل چکی تھیں اور اندر موجود قیمتی سامان خاکستر ہو گیا۔ زینت برتن دوکانمیں موجود قیمتی برتن، اسٹیل اور دیگر اشیاء مکمل طور پر جل کر تباہ ہو گئیں، جبکہ نساء کلیکشن میں رکھی گئی کپڑوں کی تھوک کھیپ بھی مکمل طور پر راکھ ہوگئی۔ تصاویر سے صاف ظاہر ہے کہ کپڑوں کے بنڈل بری طرح جلے ہوئے ہیں اور دکان کی دیواریں، چھت اور دیگر ڈھانچے بھی سیاہ پڑ گئے ہیں۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق دونوں دوکانوں کو ملا کر لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے، تاہم حتمی تخمینہ متعلقہ محکموں کی جانچ کے بعد سامنے آئے گا۔ آتشزدگی کی وجہ فی الحال واضح نہیں ہے، مگر ابتدائی شبہ الیکٹریکل شارٹ سرکٹ پر ظاہر کیا جا رہا ہے۔ مقامی تاجروں اور شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ فائر سیفٹی کے اصولوں پر سختی سے عمل کرایا جائے اور ایسی حادثات کو روکنے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔ اس واقعے نے چوک بازار کے کاروباری طبقے میں خوف وفکر کی لہر دوڑا دی ہے، اور کئی دوکان دار اپنی دوکانوں کے حفاظتی انتظامات کا ازسرنو جائزہ لے رہے ہیں۔

گوردوارہ بچاؤ تحریک کا ممبئی آزاد میدان میں دھرنا آندولن

نا ندیڑ: 12 جولائی (ورق تازہ نیوز) گوردوارہ بچاؤ سنگھرش سمیتی کے زیر اہتمام ناندیڑ سمیت مہاراشٹر بھر سے تعلق رکھنے والی سکھ برادری کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں گوردوارہ بورڈ سے متعلق 1956 کے قانون میں مجوزہ ترمیمات کو منسوخ کرنے اور سکھ مذہبی اداروں کو خود مختار رکھنے کے مطالبات پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر فیصلہ کیا گیا کہ 11 جولائی 2025 کو ممبئی کے آزاد میدان میں زبردست دھرنا دیا جائے گا۔ جس کی بنیاد پر آج ممبئی میں زبردست دھرنا آندولن کیا گیا۔ اس موقع پر راشٹروادی کانگریس پارٹی کے مہاراشٹر پردیش صدر جینت پاٹل، جتیندر اوہاڑ، ممبئی کانگریس صدر ورشا گائیکواڑ کے علاوہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے سرکردہ لیڈران نے دھرنا میں شرکت کی اور اپنی تائید وحمایت کا اعلان کیا۔ مقررین نے الزام لگایا کہ گوردوارہ بچاؤ تحریک کے مطالبات کو لے کر حکومت مسلسل نظر انداز کر رہی ہے، جس کے خلاف اب ریاست گیر سطح پر پر امن مگر پرزور تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔ مقررین نے کہا کہ اگر حکومت نے 16 اپریل 2025 کو کیے گئے وعدوں کو پورا نہ کیا تو یہ تحریک مہاراشٹر بھر میں عوامی تحریک میں تبدیل ہو جائے گی۔ عوامی نمائندوں، سابق ایم ایل اے، اور گوردوارہ کمیٹیوں کے اراکین نے بھی حکومت کو خبردار کیا کہ سکھوں کے مذہبی اداروں پر مداخلت کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس موقع پر مختلف اضلاع سے آئے ہوئے نمائندوں میں پرجیت سنگھ، راجندر سنگھ چوہان، کشمیری سنگھ، ہرپریت سنگھ تیوانا، بلدیاتی نمائندے، پرمیندر سنگھ کالو، نرسنگھ دھرانیہ، ہریندر سنگھ نیمنی، ہریش چندر، اور دیگر افراد شامل تھے۔

کانوڑ یاترا کے پیش نظر دہلی میں وی ایچ پی نے شروع کی نئی مہم،

نئی دہلی:ساون کا مہینہ شروع ہوتے ہی کانوڑیے بھی سڑکوں پر نظر ا? نے لگے ہیں۔ اس کانوڑ یاترا کے پیش نظر وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) نے دہلی میں ایک خصوصی مہم کی شروعات کردی ہے۔ دہلی کی دکانوں، خصوصاً شیو بھکتوں کے راستے پر موجود دکانوں کو 'سناتنی سرٹیفکیٹ' جاری کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ وی ایچ پی کی اس پیش قدمی کا مقصد سبزی پر مشتمل کھانے کی چیزیں فروخت کرنے والی دکانوں کو 'سناتنی ہندو سنسکرتی' قرار دیتے ہوئے سرٹیفکیٹ دینا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق وی ایچ پی کی تیار کردہ ٹیمیں ریسٹورینٹ، کرانہ اسٹور اور ہوٹل میں فروخت ہو رہے سامانوں اور ان کی رسوئی میں رکھی چیزوں کی ٹیسٹنگ کے بعد انھیں اسٹیکر دے رہے ہیں۔ اس اسٹیکر پر لکھا ہے 'یہ بزنس ایک سناتن ہندو ادارہ سے جڑا ہے اور سناتن مذہب کے تحت ہی چلتا ہے'۔ اس سے لوگوں کو دور سے ہی پتہ چل جائے گا کہ وہ جس جگہ کھانا کھا رہے ہیں، اسے 'سناتنی سرٹیفکیٹ' حاصل ہے۔

ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان سرکاری میڈیکل اسپتال میں

ہمالیہ بیبی فیڈنگ سینٹر کا افتتاح

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) خواتین کو با اختیار بنانے کے مقصد سے اور دودھ پلانے والی ماؤں کو اسپتال میں باعزت اور محفوظ جگہ فراہم کرنے کی غرض سے، ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج و اسپتال، وشنو پوری، ناندیڑ میں ہمالیہ کمپنی کے سی ایس آر فنڈ سے دو بیبی فیڈنگ پوڈ نصب کیے گئے ہیں۔ اس منصوبے کے رابطہ کار آصف بھٹ نے اہم کردار ادا کیا۔ ریاستی سطح پر قائم سی ایس آر سیل کے سیکریٹری اور سماجی خدمت کے سپرنٹنڈنٹ وجے گائیکواڑ کی رہنمائی میں اور سماجی خدمت شعبے کے تعاون سے یہ سہولت ناندیڑ میں فراہم کی گئی۔ اسپتال کے آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ (او پی ڈی) نمبر 118 (گائناکولوجی و پرسوتی) اور او پی ڈی نمبر 127 (چائلڈ ہیلتھ) میں ہمالیہ بیبی فیڈنگ سینٹر لگائے گئے ہیں۔ ان پوڈز میں بیک وقت چار مائیں بچوں کو دودھ پلا سکتی ہیں، جس سے اسپتال آنے والی خواتین کو محفوظ، ذاتی اور آرام دہ جگہ میسر ہوگی۔ اس میں ماؤں کے آرام کے لیے بھی خصوصی انتظام کیا گیا ہے تاکہ وہ بچوں کے ساتھ کچھ دیر پرسکون وقت گزار سکیں۔ یہ افتتاح 9 جولائی کو ادارے کے ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وجے کمار کپسے، ڈاکٹر ایس آر واکوڈے (سربراہ، گائناکولوجی ڈیپارٹمنٹ)، ڈاکٹر اسماعیل انعامدار (سربراہ، فارماکالوجی ڈیپارٹمنٹ)، ڈاکٹر شیوانند دیوسرکر (ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ)، دیگر سماجی خدمت افسران، نرسنگ اسٹاف، مریض اور ان کے رشتہ دار موجود تھے۔ پروگرام کا تعارفی کلمات سماجی خدمت کے سپرنٹنڈنٹ راجراتن کیلکر نے پیش کیے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں انیل ناگمواڑ، سنتوش منگل، وجے کھرات، سنجے رتن پارکھی، اور دیپالی پیٹکر نے اہم محنت کی۔

ٹی-20 عالمی کپ 2026 کے لیے اب تک 15 ٹیمیں کوالیفائی، 5 مزید ٹیموں کا فیصلہ ہونا باقی

'آئی سی سی ٹی-20 عالمی کپ 2026' کا انتظار کرکٹ شیدائی بے صبری سے کر رہے ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ ہندوستان اور سری لنکا میں فروری 2026 میں مشترکہ طور پر کھیلا جائے گا۔ ٹورنامنٹ میں 20 ٹیمیں حصہ لیں گی، جن میں سے 15 ٹیموں نے کوالیفکیشن حاصل کر لی ہے۔ گزشتہ روز ہی آئی سی سی مینس ٹی-20 عالمی کپ یوروپ کوالیفائر 2025 میں نیدرلینڈ اور اٹلی نے دھماکہ دار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوائنٹس ٹیبل میں ٹاپ-2 کے ساتھ ختم کیا، اور 'ٹی-20 عالمی کپ 2026' کے لیے اپنی جگہ پختہ کرلی۔ جہاں ایک طرف یوروپین کوالیفائر میں نیدرلینڈ اور اٹلی نے ٹی-20 عالمی کپ کے لیے کوالیفکیشن حاصل کی ہے، وہیں امریکاس کوالیفائر میں کناڈا نے بہاماس کو شکست دے کر عالمی کپ میں جگہ بنالی۔ کناڈا نے امریکاس ریجنل فائنل کے سبھی 5 میچ جیتے، اور اس ٹیم کا ہندوستان میں اب دوسرا عالمی کپ ہوگا۔ اس سے قبل کناڈا نے 2011 یک روزہ عالمی کپ میں بھی کوالیفائی کیا تھا، جو ہندوستان کے ساتھ ساتھ سری لنکا اور بنگلہ دیش میں کھیلا گیا تھا۔ جہاں تک اٹلی کی کرکٹ ٹیم کا سوال ہے، وہ پہلی مرتبہ ٹی-20 عالمی کپ کے لیے کوالیفائی کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ نیدرلینڈ کے کھلاڑیوں کی بھی کارکردگی بہترین رہی اور انھوں نے پوائنٹس ٹیبل کے ٹاپ میں اپنی جگہ پختہ کی۔ ان 3 ٹیموں کے علاوہ ہندوستان اور سری لنکا بطور میزبان 2026 کے 'ٹی-20 عالمی کپ' کا حصہ ہے۔ دیگر ٹیموں کی بات کریں تو آسٹریلیا، انگلینڈ، جنوبی افریقہ، افغانستان، بنگلہ دیش، ویسٹ انڈیز اور امریکہ اس ٹورنامنٹ میں اپنی جگہ پختہ کر چکی ہیں۔ ٹی-20 رینکنگ کی بنیاد پر آئرلینڈ، نیوزی لینڈ اور پاکستان نے بھی ٹورنامنٹ کے لیے کوالیفائی کرلیا ہے۔ 5 ٹیموں کے لیے 'ٹی-20 عالمی کپ 2026' میں کوالیفکیشن کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے۔ افریقہ کوالیفائر سے 2 ٹیمیں اپنی جگہ پختہ کریں گی۔ یہ ٹورنامنٹ نامیبیا، یوگانڈا، کینیا، زمبابوے، نائیجیریا، طنزانیہ، مالاوئی اور بوتسوانا کے درمیان ہوگا۔ علاوہ ازیں ایشیائی-ای اے پی کوالیفائر سے 3 ٹیمیں کوالیفائی کریں گی۔ یہ ٹورنامنٹ یکم اکتوبر سے 17 اکتوبر تک نیپال، عمان، پاپوانیوگنی، کویت، ملیشیا، جاپان، قطر، سموا اور یوائے ای کے درمیان ہوگا۔

بھاکھڑا-ننگل پر سی ا?ئی ایس ایف کی تعیناتی کے خلاف پنجاب اسمبلی میں قرارداد منظور، ریاست کا خرچ دینے سے انکار

امرتسر:پنجاب قانون ساز اسمبلی نے بھاکھڑا بیاس مینجمنٹ بورڈ (بی بی ایم بی) کے بھاکھڑا-ننگل ڈیم پروجیکٹ میں سی ا?ئی ایس ایف کی تعیناتی کے خلاف قرارداد منظور کی ہے۔ اس میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر مرکزی حکومت بھاکھڑا اور ریاست کے دیگر کسی ہائیڈرو پاور پروجیکٹ یا پشتہ پر سی ا?ئی ایس ایف تعینات کرتی ہے تو پنجاب حکومت اس کا خرچ برداشت نہیں کرے گی۔ پنجاب کے اس قدم سے پنجاب اور مرکز کے درمیان تلخی مزید بڑھ سکتی ہے۔ ریاست کے وزیر ا?بی وسائل بریندر سنگھ گوئل نے یہ معاملہ ایوان میں اٹھایا تھا۔ اس معاملے کے صوتی ووٹوں سے منظور ہونے کے بعد اسمبلی اسپیکر کلتار سنگھ سندھواں نے ایوان کے فیصلے کا اعلان کیا۔ تجویز کے مطابق پنجاب نے سی ا?ئی ایس ایف کی تعیناتی کے معاملے پر پھر سے غور کیا ہے۔ 27 مئی اور 4 جولائی کو بی بی ایم بی کو سی ا?ئی ایس ایف کی تعیناتی کے خلاف اپنا شدید اعتراض ظاہر کیا تھا۔ مئی میں مرکزی حکومت نے پنجاب میں ننگل پشتہ کو دہشت گردی مخالف تحفظ فراہم کرنے کے لیے سی ا?ئی ایس ایف کے 296 اہلکاروں والے مسلح افواج کی ٹکڑی کی تعیناتی کو منظوری دی تھی۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں لیا گیا ہے جب پشتہ سے پانی کے تقسیم کو لے کر پنجاب اور ہریانہ کے درمیان تعطل چل رہا ہے۔ لیکن، پنجاب کی عام ا?دمی پارٹی حکومت نے ریاست کے پشتوں پر سی ا?ئی ایس ایف تعینات کرنے کے کسی بھی قدم کی مخالفت کی ہے۔ اس قرارداد پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے جمعہ کو کہا کہ پنجاب پولیس ریاست کے پشتوں کو تحفظ فراہم کرنے میں اہل ہے۔ قانون ساز اسمبلی کی طرف سے پاس تجویز میں کہا گیا، "یہ سمجھا جاتا ہے کہ پنجاب کے سخت اعتراضات کے باوجود بی بی ایم بی سی ا?ئی ایس ایف کی تعیناتی پر غور کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ 4 جولائی کو ہوئی بی بی ایم بی کی گزشتہ میٹنگ میں بھی پنجاب نے اپنے سخت اعتراضات ظاہر کیے تھے۔

مدرسہ قریشیہ اردو پرائمری اسکول کے طلبہ وطالبات میں اساتذہ ومعلمات کی جانب سے کاپیوں کی تقسیم

ناندیڑ: (منورخان) قدیم شہر ناندیڑ کا ایک ناموار ادارہ ہے جو گزشتہ 50 سالوں سے مسلم طلبہ وطالبات کی تعلیم وتربیت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے۔ ادارہ سے اب تک ہزاروں طلبہ وطالبات استفادہ کر چکے ہیں۔ مدرسہ قریشیہ اردو پرائمری اسکول ایک عالی شان کشادہ اور قدرتی روشنی سے آراستہ عمارت میں طلبہ وطالبات کی ہمہ جہت ترقی کا کام انجام دے رہا ہے۔ یہاں کے تجربہ کار اور تربیت یافتہ اساتذہ ومعلمات بچوں کی تعلیم وتربیت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں، مدرسہ قریشیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے سرپرست اور والدین میں زیادہ تر مزدور پیشہ ہیں۔ اس لئے اس سال اساتذہ ومعلمات نے طلبہ وطالبات کے لئے اسکول بیاگ اور بیاضات (کاپیوں) کا انتظام اپنی جانب سے کرنے کا فیصلہ کیا، اس کے پہلے مرحلے میں اول تا چہارم جماعت کے تمام طلبہ وطالبات میں اسکول بیاگ تقسیم کئے گئے۔ اور آج دوسرے مرحلے میں اول تا ہفتم جماعت کے تمام طلبہ وطالبات میں A4 سائز کی کاپیاں تقسیم کی گئیں، اس موقع پر مدرسہ کے صدر مدرس جناب محمد عمران صدیقی، نے تمام اساتذہ ومعلمات کی اس کوشش کو سراہا اور بچوں کے مستقبل سنوارنے کے عمل میں اسے ایک خوش آئند اقدام بتایا، اور آئندہ بھی اس طرح کی کوشش جاری رکھنے کا عزم تمام اساتذہ ومعلمات نے کیا۔

بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر سوادھار یوجنا طلبہ کو فارم میں خامیاں دور کرنے کی ہدایت

ناندیڑ، 11 جولائی (نامہ نگار) بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر سوادھار یوجنا کے تعلیمی سال 2024-25 کے لیے جن طلبہ نے اپنے آن لائن فارم میں 'BACKSEND' کے ذریعے خامیاں دور نہیں کی تھیں، ان کی فہرست سماجی فلاح کمشنر کے دفتر سے ناندیڑ کے سماجی فلاح دفتر کو موصول ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں سماجی فلاح کے معاون کمشنر شیوانند منگیری نے اپیل کی ہے کہ ایسے طلبہ 14 جولائی سے 28 جولائی 2025 کے درمیان اپنے مکمل آن لائن فارم کی پرنٹ کاپی اور تمام دستاویزات خود ناندیڑ کے سماجی فلاح دفتر میں جمع کرائیں۔ واضح رہے کہ ان طلبہ کو 10 جون 2025 تک آن لائن پورٹل پر خامیاں دور کرنے کا موقع دیا گیا تھا، لیکن تکنیکی مسائل کی وجہ سے کئی طلبہ یہ عمل مکمل نہ کر سکے۔ اس کے نتیجے میں ان کے وظیفے سے محروم رہنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے کمشنریٹ نے ان طلبہ کے لیے خامیاں دور کرنے کی آخری تاریخ میں توسیع کے احکامات جاری کیے ہیں۔ ریاستی حکومت کے سماجی انصاف اور خصوصی مدد کے محکمہ کے تحت یہ اسکیم ان درج فہرست ذات اور نوبَودھ طلبہ کے لیے چلائی جارہی ہے، جنہیں سرکاری اداروں میں داخلہ نہیں ملا لیکن وہ سرکاری منظوری والے اداروں میں میٹرک کے بعد کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس اسکیم کے تحت کھانے، رہائش اور دیگر تعلیمی سہولتوں کے لیے درکار رقم طلبہ کے آدھار سے منسلک بینک اکاؤنٹ میں براہ راست منتقل کی جاتی ہے۔ یہ اسکیم 13 جون 2018 کے سرکاری فیصلے کے مطابق نافذ ہے۔

گلیشیئرز میں چھپے آتش فشاں فعال، دھماکوں میں آ سکتی ہے تیزی، ایک تحقیق میں انکشاف

موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے پگھلتے گلیشیئرز نہ صرف سمندر کی سطح میں اضافہ کی وجہ بن رہے ہیں، بلکہ زمین میں دبے آتش فشاں کو بھی فعال کر رہے ہیں۔ چلی کے اینڈیز پہاڑی سلسلہ کے متعلق ایک تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ برف کی چادروں کے پیچھے ہٹتے ہی آتش فشاں زیادہ دھماکہ خیز ہوکر تیزی کے ساتھ بار بار پھٹنے لگتے ہیں۔ یہ تحقیق اب عالمی سطح پر سائنسدانوں کے درمیان تحقیق کا باعث بن رہی ہے، کیونکہ یہ خطرہ صرف آئس لینڈ تک محدود نہیں ہے، بلکہ انٹارکٹیکا، روس، امریکہ اور نیوزی لینڈ جیسے بڑے زمینی علاقوں تک پھیل سکتا ہے۔ جنوبی چلی کے اینڈیز پہاڑی سلسلہ میں 6 آتش فشاں ہیں، جن میں موچو-چوشوینکو جیسے فعال آتش فشاں بھی شامل ہیں، محققین نے وہاں برف اور چٹانوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔ انہوں نے آرگن ڈیٹنگ اور کرسٹل تجزیہ تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کی کہ کس طرح پیٹاگونین برف کی چادر کے آگے پیچھے ہونے سے ماضی میں آتش فشاں کی سرگرمیوں میں تبدیلی آئی ہے۔ واضح ہو کہ یہ تحقیقی مطالعہ 'جرنل آف جیوفزیکل ریسرچ' میں شائع ہوا ہے۔ تحقیقات میں معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ برفانی دور (آئیس ایج) تقریباً 26000-18000 سال قبل کے دوران برف کی موٹی چادروں کا وزن آتش فشانوں پر اتنا زیادہ تھا کہ وہ دھماکوں کو دبا کر رکھتی تھیں۔ اس کی وجہ سے سطح کے 15-10 کلومیٹر نیچے سیلیکا سے بھرپور میگما کا وسیع ذخیرہ بن گیا تھا، پھر جیسے ہی برفانی دور ختم ہوا اور گلیشیئر تیزی سے پگھلا، زمین کی سطح سے اچانک بہت زیادہ دباو? ہٹ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نیچے دبی گیسیں تیزی سے پھیلنے لگیں اور زبردست آتش فشاں کے دھماکے ہوئے۔ ان دھماکوں سے نہ صرف نئے آتش فشاں ڈھانچے کی تشکیل ہوئی، بلکہ فضا میں بھی کافی مقدار میں گیسیں اور ایروسول بھی چھوڑے گئے۔ ماہرین ارضیات کا کہنا ہے کہ جب گلیشیئر پگھلتے ہیں تو ان کا رد عمل فوری طور پر سامنے آتا ہے، لیکن آتش فشاں میگما سسٹم میں دھیرے دھیرے تبدیل ہوتے ہیں، کئی دہائیوں سے لے کر صدیوں تک۔ اگر وقت رہتے سائنسی نظام تیار کرلی جائے تو اس سے نگرانی اور انتباہ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ آتش فشاں کے دھماکوں کی وجہ سے سلفر ڈائی آکسائڈ جیسے مواد نکلتے ہیں جو قلیل مدت میں ہی زمین کو ٹھنڈا کر سکتے ہیں۔ جیسے 1991 میں ماو?نٹ پناٹوبو کے دھماکہ کے بعد عالمی درجہ حرارت 0.5 ڈگری سیلسیس تک گر گیا تھا۔

ناندیڑ میں آج بزرگ شہریوں کا
"آشاڑھی مطالباتی مہامورچہ اور دھرنا احتجاج"

ناندیڑ (نامہ نگار) ڈاکٹر ہنسراو? واجد کی قیادت میں ناندیڑ میں 13 جولائی (اتوار) کو بزرگ شہریوں کے دیرینہ اور جائز مطالبات پر حکومت اور عوامی نمائندوں کی توجہ مبذول کرانے کے لیے ایک بڑا " آشاڑھی مطالباتی مہامورچہ اور اُگھاڈا ڈولے پہانٹ (آنکھیں کھولو، اچھی طرح دیکھو)" دھرنا احتجاج منعقد کیا جارہا ہے۔ منتظمین کے مطابق اس مورچے میں تقریباً 7500 سے 10,000 غریب، ضرورت مند بزرگ شہری شرکت کریں گے۔ مورچہ صبح 11 بجے وزیرآباد چوک سے روانہ ہوگا اور ضلع کلکٹر آفس کے سامنے اختتام پذیر ہوگا۔ مورچے کی قیادت ڈاکٹر ہنسراو? واجد کریں گے، جب کہ سیکریٹری پربھاکر کنٹورکر، گریش بارہالے، رام چندر کوٹل وار، لکشمی پورن شیٹی وار، ڈاکٹر انجلی چودھری، ڈاکٹر پشپا کوکیل، محترمہ خان، ڈاکٹر کرپتوار، سینئر صحافی مادھوراو پاور کانکلمبیکر، اور وکیل ایم زیڈ صدیقی ان کی رہنمائی کریں گے۔ کلکٹر آفس پر منتخب چار رکنی وفد ضلع کلکٹر کو بزرگوں کے مطالبات پر مبنی یادداشت پیش کرے گا۔ اس موقع پر لوکمت اخبار کے ریاستی ایوارڈ یافتہ صحافی شری نچن موہیتے کا بزرگ شہریوں کی جانب سے سرعام ستکار بھی کیا جائے گا اور "اُگھاڈا ڈولے، پہانٹ" دھرنا دے کر حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرائی جائے گی۔ منتظمین نے کہا کہ حکومت نے اب تک بزرگ شہریوں کے حق میں کوئی ہمدردانہ رویہ نہیں دکھایا ہے۔ کم از کم موجودہ مانسون سیشن میں ان کے بقایا اور واجب حق مان دھن سمیت دیگر مطالبات کو منظور کیا جائے، اسی لیے یہ احتجاجی مہامورچہ منظم کیا جارہا ہے۔ آخر میں ڈاکٹر ہنسراو? واجد بزرگ شہریوں سے خطاب کرکے رہنمائی کریں گے اور شکریہ ادا کرکے پروگرام کا اختتام ہوگا۔

کرناٹک میں محکمہ فوڈ سیکورٹی وڈرگس کی بڑی کارراوئی، خراب معیار کے سبب 133 دوائیوں کا لائسنس معطل

بنگلور: کرناٹک میں فوڈ سیکورٹی اور محکمہ ڈرگس ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے قوانین کی خلاف ورزی کے معاملہ میں سخت کارروائی کی ہے۔ محکمہ ڈرگس نے جون ماہ میں سخت قدم اٹھاتے ہوئے 133 دوائیوں کا لائسنس معطل کردیا اور 20 دوائیوں کے لائسنس کو رد کردیا ہے۔ یہ قدم ان دکانوں اور کمپنیوں کے خلاف اٹھایا گیا ہے جنہوں نے ڈرگس اینڈ کاسمیٹکس ایکٹ 1940 کے قوانین کی خلاف ورزی کی تھی۔ واضح ہو کہ محکمہ ڈرگس ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جون میں کل 2544 مقامات کا معائنہ کیا گیا۔ بنگلورو، ہبلی اور بلاری کی سرکاری لیبوں میں 1333 ادویات کے سیمپل کی جانچ کی گئی۔ ان میں سے 1292 سیمپل درست پائے گئے، جبکہ 41 سیمپل خراب معیار کے نکلے۔ اس کے بعد خراب ادویات، جن کی قیمت 40 لاکھ سے زائد تھی، بازار سے واپس منگوا کر ضبط کرلی گئی ہیں۔ گزشتہ 3 ماہ میں محکمہ نے قانون کی خلاف ورزی کرنے والی کمپنیوں کے خلاف 81 مقدمے عدالتوں میں دائر کیے ہیں۔ اس کے لیے پوری ریاست میں 122 بلڈ سنٹرس کی جانچ کی گئی، 44 سنٹرس کو نوٹس جاری کیا گیا اور 80 سنٹرس کو اصلاح کرنے کی ہدایت دی گئی۔ قابل ذکر ہے فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرس ایکٹ 2006 کے تحت جون ماہ میں 1557 اسٹریٹ فوڈ وینڈرس کی بھی جانچ کی گئی تھی۔ اس دوران قانون کی خلاف ورزی کرنے پر 406 دکانوں کو نوٹس جاری کیا گیا اور موقع پر ہی 44500 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ اس معاملہ پر محکمہ نے واضح کیا کہ یہ کارراوئی صحت عامہ اور سیکورٹی کے مدنظر کی گئی اور مستقبل میں بھی ایسے معائنے باقاعدگی سے جاری رہیں گے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔